R.L. No 2595

ہندوستان بھر کے سکھوں اور آریوں میں تبلیغ اسلام کے اہم فرائض کو بجالانیوالا اکیلا اخبار

یہدی اللہ لنورہ من یشاء

نور

ہر ماہ کی ۳ / ۱۷ کو شائع ہوتا ہے

ایڈیٹر محمد یوسف

قادیان

جلد ۲۲

نمبر ۳

بابت نومبر ۱۹۳۰ء

مقاصد

(۱) اسلام کی خوبیوں [illegible] سکھوں اور دیگر [illegible] آریوں میں برکات کا ذکر کرنا اور فضیلت ظاہر کرنا (۲) اسلام کے اہم فرائض کو ادا کرنا۔ (۳) اشاعت اسلام کے حملوں کا کامل و صحیح جواب دینا۔ دیگر مذاہب کے [illegible] (۴) راعی اور رعایا کے تعلقات کو مضبوط و مستحکم بنانا۔

ضوابط

چندہ سالانہ عوام ۳ روپے

ششماہی " ۲ روپے

چندہ سالانہ سرپرستوں سے ۵ روپے

" امراء

" ممالک غیر ۸ شلنگ

زنبیل

قرآن پاک کا ہندی ترجمہ۔ جب یہ پرچہ دوستوں کے ہاتھوں میں پہونچیگا، انشاء اللہ قرآن پاک کے ہندی ترجمہ کا دسواں پارہ بھی ختم ہوگا۔ دوست خصوصیت سے دعا کریں، کہ اللہ تعالیٰ مجھے توفیق دے اور میں جلد سے جلد اس کار خیر کو سرانجام دے سکوں۔

میں سفر پر جا رہا ہوں۔ میں ایک ضروری سفر پر باہر جا رہا ہوں، شاید مجھے دس بارہ روز لگ جائیں انشاء اللہ پرچہ لوگوں کو وقت پر پہونچ جائیگا میں نے انتظام کر دیا ہے دوست دعا کریں کہ میں بخیر و عافیت واپس لوٹوں۔

"باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب"۔ یہ خدا کا خاص کرم ہے کہ اپنوں اور بیگانوں نے اس زیر عنوان کتاب کو تبلیغی نقطۂ خیال سے بہت پسند کیا۔ جناب بخشی جیون سنگھ صاحب کا قابل دید مضمون اس کتاب پر اسی اخبار میں دوسری جگہ ملاحظہ فرمائینگے، ایک اور صاحب منشی محمد علی مدرس علووالی، ضلع میانوالی سے لکھتے ہیں کہ " بندہ نے آپ کی کتاب " باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب" اتفاقاً پڑھی، آپ نے بہت ہی عجیب کتاب لکھی ہے اور مسلمانوں پر بڑا بھاری احسان کیا ہے"

یہ میرا کوئی احسان نہیں یہ میرا فرض تھا جسے میں نے کسی حد تک ادا کیا۔

میری یہ زبردست خواہش ہے کہ سکھ اور مسلمان اس کتاب کے مطالعہ سے ایک دوسرے کو بہتر سمجھ کر باہم قریب ہو سکیں۔

جناب بخشی جیون سنگھ صاحب کا مضمون۔ " باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب" پر جو اس اخبار میں جناب بخشی صاحب موصوف کا مضمون درج ہے دوستوں کو چاہیئے کہ نہ صرف خود ہی اس مضمون کو بغور پڑھیں بلکہ خصوصیت سے اپنے سکھ دوستوں کو بھی دکھلائیں کیونکہ اس کے پڑھنے سے سکھ اور مسلمان ایکدوسرے کے قریب ہو سکتے ہیں۔

مجھے ایسے دوستوں پر افسوس ہے جن کا سال ختم ہے یکم اکتوبر کو ۱۵ روز پیشتر اطلاع دیکر ۸۰ دوستوں کے نام وی پی کئے گئے۔ ان میں سے ۱۱ وصول ۵ واپس اور ۶۴ ابھی ڈاک خانہ کی زیر حراست ہیں خدا جانے ان کا کیا حشر ہو، نور کی خریداری کوئی زبردستی کا معاملہ نہیں۔ من ملے کا سودا ہے مگر اس بات کا افسوس ضرور ہے کہ جو دوست آئندہ کیلئے نور کا ساتھ نہ دینا چاہتے ہوں، اُنھیں جب کم از کم پندرہ روز پیشتر اطلاع دی جاتی ہو تو وہ اس وقت کیوں نہیں اپنے ارادے سے اطلاع دیدیتے، کیا اُنھیں ایک مجاہد پرچہ جو ہندوستان بھر میں سکھوں اور آریوں میں تبلیغ اسلام کا واحد ذریعہ ہے۔ کو نقصان پہونچانے میں کوئی خاص لطف آتا ہے خدا ایسے مہربانوں کو سمجھ دے ؛

میں اس اخبار کے پروف نہیں دیکھ سکا۔ سیرت النبی کے جلسوں کی تقریب پر مجھے ۲۶ر اکتوبر کو امرتسر جانیکا ارشاد ہوا، ۲۵ر کو مجھے انفلوئنزا کا خفیف حملہ محسوس ہو رہا تھا، مگر ۲۶ر کی رات کو حملہ تیز ہوگیا، جب میں صبح اُٹھا تو قدم اُٹھانے کی بھی سکت نہ تھی، بعض دوستوں نے مجھے مشورہ دیا کہ میں ایسی حالت میں جانے سے عذر کردوں مگر میں نے خیال کیا کہ وعدہ ہے کوشش ہی ہونی چاہئے

KHILAFAT LIBRARY

کہ پورا ہو، اسی تکلیف کی حالت میں میں چل پڑا، مگر حملہ دمبدم تیز ہو رہا تھا، ہاں میری یہ خوش قسمتی تھی کہ ڈاکٹر منیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ کا مہمان تھا، جنھوں نے دوا اور تیمارداری کا خاص خیال رکھا، ڈاکٹر صاحب نے مذاقاً مجھے کہا، کہ ہم نے تو آپ کو بلایا تھا، آپ بیماری کو کیوں ساتھ لے آئے؟ میں نے جواب دیا اس لئے کہ میں ایک ڈاکٹر کا مہمان ہو کر جا رہا ہوں یہ نامراد زبردستی میرے ساتھ ہو لی - ورنہ میں تو اس چڑیل کا منہ بھی نہیں دیکھنا چاہتا، باوجود دوا کا پورا خیال رکھنے کے بیماری کا حملہ تیز ہوتا گیا - اسی حالت میں میں نے لیکچر دیا، لیکچر کے بعد بیماری کا حملہ اور بھی تیز ہو گیا - تمام رات مجھے شاید ہی ایک گھنٹہ نیند آئی ہو، ۲۵ر کو اس بیماری میں مبتلا ہوا آج ۳۱ اکتوبر ہے ابھی تک بیماری نے پیچھا نہیں چھوڑا اس مجبوری کی وجہ سے میں اخبار کے پروف بھی نہیں دیکھ سکا - اگر اس میں کچھ غلطیاں ہوں تو دوست مجھے معذور سمجھیں -

امرتسر کا جلسہ کیسا رہا - امرتسر میں اتنی مخالفت تھی کہ جیب ہی بھلی - میرا خیال ہے کہ ہندوستان بھر میں مخالفت میں یہ شہر اول نمبر پر ہوگا، مگر جتنی پر زور مخالفت ہوئی اتنی ہی اللہ کریم نے نمایاں کامیابی دی بیماری کی حالت میں میں لیکچر کی کیا تیاری کر سکتا تھا، مگر تائید غیبی نے یاوری فرمائی، اور میں کہوں گا کہ میرا لیکچر بفضل ایزدی تیاری سے بھی اچھا رہا - رائے صاحب جناب بخشی بھگت رام ایڈووکیٹ چیف کورٹ کا لیکچر محبت اور اخلاص سے بھرا ہوا تھا، انھوں نے یہ کہا کہ جو صاحب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چیدہ چیدہ واقعات زندگی کو بہتر رنگ میں نظم میں ادا کریگا، اُسے میں عنہ۲ روپیہ انعام دوں گا، اور نظم کے پرکھنے کے لئے میں جناب شیخ صادق حسن صاحب بیرسٹر ایٹ لا کو جو اس جلسہ کے صدر ہیں منصف مقرر کرتا ہوں، اسی طرح جناب پنڈت کرتار سنگھ صاحب کا لیکچر اپنے مفید معلومات اور طرز ادائیگی کے لحاظ سے نمایاں حیثیت رکھتا تھا، اور صوفی رتن سنگھ صاحب کا لیکچر بھی عمدہ رہا، حاضری کافی تھی، اپنے اور بیگانے سب کو اعتراف تھا کہ جلسہ بہت کامیاب رہا - غیر مذاہب کے لوگوں نے اعلانیہ یہ کہا کہ اگر اس قسم کے جلسے ہوتے رہیں، تو بہت جلد ہندوستان میں حقیقی امن قائم ہو سکتا ہے +

KHILAFAT LIBRARY

دُنیا میں کیا ہو رہا ہے؟

پنڈت جواہر لال نہرو کے مقدمہ کا فیصلہ سُنا دیا گیا

الہ آباد - ۲۹ر اکتوبر - پنڈت جی کو تین جرائم میں دو سال قید سخت اور چھ سو روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی ہے +

—— لاہور - معلوم ہوتا ہے کہ ہندو ممبروں کا ایک ڈیپوٹیشن گورنر کی خدمت میں حاضر ہوا اور درخواست کی کہ وزارت تعلیم کا چارج ڈاکٹر گوکل چند نارنگ کو دیا جائے، ابھی تک معلوم نہیں ہو سکا کہ گورنر نے کیا جواب دیا -

—— حیدرآباد (سندھ) ڈاکخانہ میں جو بم پھٹا تھا اس کے سلسلہ میں ایک پنجابی نوجوان کو بھی گرفتار کر لیا گیا ہے -

—— بمبئی - مسٹر ولسن ایڈیٹر انڈین ڈیلی میل لندن سے اپنے اخبار کو مطلع کرتے ہیں - کہ انھیں معلوم ہوا ہے کہ کمانڈر کنوردی بھی ہندوستان کی وائسرائلٹی کے امیدوار ہیں مسٹر دیجوڈبن اور وزیر اعظم پہ ڈورے ڈال رہے ہیں

—— پشاور - انگریزی فوجیں کھجوری کے علاقہ میں بڑھ گئی ہیں - لیکن ابھی تک آفریدیوں نے اپنے ارادوں کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں کیا، بیان کیا جاتا ہے کہ جمعہ کے دن تیراہ میں ان کا ایک جرگہ اس سوال کے متعلق ہو رہا ہے،

—— نیو دہلی - ۲۹ر اکتوبر - آج صبح ایک مکان واقع بازار سیتارام پر پولیس نے چھاپا مارا، اور سو بم، سو کارتوس، ایک ۵ نالی پستول، ایک ریوالور، تیزاب کی ۵۰ بوتلیں، دیگر کیمیائی اجزا، اور باغیانہ لٹریچر برآمد کیا، مسٹر سیتل پرشاد کو جن کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ وہ گذشتہ چھ ماہ سے اس مکان میں رہتے تھے، گرفتار کر لیا گیا، ان کے علاوہ ان کی بہن اور دو اور شخص بھی گرفتار کئے گئے ہیں -

—— شملہ - مزید تحقیقات سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس بات کا کوئی احتمال نہیں کہ آفریدی انگریزی افواج پر حملہ کریں گے کیونکہ اُنھوں نے کھجوری کے میدان میں مضبوط مورچے بنا لئے ہیں - لیکن اگر کوئی حملہ ہوا تو انگریزی افواج کی پوزیشن ایسی مضبوط ہے کہ وہ آفریدیوں کو زیادہ نقصان پہونچا سکتی ہیں، اور اُنھیں قبائل کے حملوں سے کم نقصان پہونچیگا -

—— لکھنؤ - مولانا عبدالماجد صاحب معتمد جمعیت العلماء صوبجات متحدہ حسب ذیل برقی پیغام ارسال فرماتے ہیں:-

جمعیت العلماء کا سالانہ جلسہ ۲۰ر ماہ رواں کو مقام لکھنؤ انعقاد پذیر ہوا - یوپی کے تمام علاقوں اور دیگر صوبجات کے علمائے کرام اور رہنماؤں کے علاوہ عوام بھی تعداد کثیر میں شریک اجلاس ہوئے،

مولانا عبدالماجد قادری بدایونی نے ایک اہم قرارداد پیش کی جس میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ ہندوستان کی سب سے بڑی اسلامی ریاست حیدرآباد دکن کو کامل آزادی اور حضور نظام کو ہز میجسٹی کا لقب عطا کیا جائے -

—— لدھیانہ - بیان کیا جاتا ہے کہ کل موضع صوری ضلع لدھیانہ میں ایک بم پھٹا جس سے بم کا تیار کرنے والا زرگر سخت زخمی ہوا، اس کی دونوں آنکھیں ضائع ہو گئیں تفصیلات کا ابھی انتظار ہے -

—— ڈاکٹر انصاری صاحب گجرات جیل میں ایک چھوٹی ڈسپنسری کھولکر بیماروں کو دوائی دیتے رہتے ہیں، اور کچھ وقت مطالعہ اور حکیم اجمل خان کی سوانح عمری تیار کرنے میں خرچ کرتے ہیں -

—— لنڈن کی خبر ہے کہ ستمبر ۲۹ء کی نسبت ستمبر ۳۰ء میں لنکاشائر کے کپڑے کی درآمد ہندوستان میں ۵۷ فی صدی کم تھی جس کی قیمت اندازاً ۹ لاکھ پونڈ بتائی جاتی ہے

—— قسطنطنیہ کی خبر ہے کہ اناطولیہ میں پارلیمنٹ کی سابق جماعت اور ایک دوسری جدید پارٹی میں شدید فساد ہو گیا - سنگینوں سے مسلح سپاہیوں نے ہجوم کو منتشر کیا، بلوہ میں دو آدمی ہلاک اور ۱۷ زخمی ہوئے، تمام لبرل لیڈر گرفتار کر لئے گئے -

—— ماسکو کی خبر ہے کہ برطانوی پارلیمنٹ کے تین ممبران نے روس کی سیاحت سے واپسی پر وہاں کی صنعتی کامیابی کے متعلق اپنی یہ رائے ظاہر کی ہے کہ روس انڈسٹری اور زراعت میں ایک ایسا تعمیری کام کر رہا ہے کہ جس کی مثال روئے زمین پر نہیں ملتی -

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔

KHILAFAT LIBRARY

باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب

(از جناب بخشی جیون سنگھ صاحب نائب تحصیلدار، ڈسٹرکٹ آفس، سبوی بلوچستان)

یہی وہ مضمون ہے جس کا ہیں نے نور کے گذشتہ نمبر میں حوالہ دیا تھا، مجھے امید ہے کہ دوست اس بلند پایہ مضمون کو نہ صرف خود ہی خاص ذوق سے پڑھینگے، بلکہ اپنے سکھ دوستوں کو بھی خصوصیت سے اس کے مطالعہ کا موقع دینگے (اڈیٹر)

اس عنوان کی کتاب جو معزز ولائق اڈیٹر نور نے مرتب کر کے چھپوائی ہے، اور لطفاً ایک کاپی میرے پاس بھی ارسال فرمائی ہے، میں نے اس کا مطالعہ بڑے شوق سے نہایت گہری نظر سے، فرصت کے وقت، از سر تا پا کیا، جوں جوں میں پڑھتا گیا دوں دوں لطف آتا گیا، کتاب چھوڑنے کو جی نہ چاہا کیونکہ اس کا مضمون میرے مذاق اور رجحان کے عین مطابق تھا، اور میرے حسب حال تھا۔

اگرچہ مجھے ان سب باتوں پر جن کا ذکر بالتفصیل اس کتاب میں کیا گیا ہے، پیشتر عبور حاصل ہے مگر بڑی خوشی اور مسرت اس بات کی ہوئی ہے کہ کس دماغ سوزی، اور دلچسپی، شبانہ روز کی محنت سے بدون کسی کی دل آزاری کے جو "اس کتاب کا خاص وصف ہے" بطور گونہ لاجواب مرتب کی گئی ہے۔ میں اندریں بارہ معزز ایڈیٹر صاحب "نور" کو تہ دل سے مبارکباد دیتا ہوں، اور ان کی اس قدر محنت اور قابلیت کو رشک کی نگاہ سے دیکھتا ہوں، اور میں ان کے دماغ کو بلا مبالغہ کہہ سکتا ہوں، کہ ان کا دماغ قدرت نے ایک گرامون کے ریکارڈ کی مانند بنایا ہے ورنہ سلیس اور مسلسل اسقدر حوالجات واضح طور پر برمحل اور مسلسل درج کرتے جانا دوسرے کسی معمولی دماغ کا کام نہیں ہے میں تو یہی کہونگا کہ ع

:- ایں کار از تو آید - مرداں چنیں کنند :-

(یہ مکرم سردار صاحب کا حسن ظن ورنہ من آنم کہ من دانم اڈیٹر)

میں کتاب زیر بحث کے جمیع مضامین سے کُلّی متفق ہوں میں اب اسی انتظار میں ہوں، کہ میرے دیگر سکھ اصحاب اس کے بارہ میں کیا گوہر فشانی کرتے ہیں، آپ نے تو دریا کو کوزہ میں بند کر دیا ہے، اور کسی کی دل آزاری کا ایک حرف بھی اس میں نظر نہیں آتا۔ اگر آپ کی جگہ دوسرے مذہب کا آدمی ہوتا، تو کالم کے کالم دل آزاری، نوک جھوک اور تُو تُو میں میں سیاہ ہوتے، جو کسی بڑے فوجداری کیس کی بنا بنتے، اور کئی مرتبہ ایک وسیع قلب انسان بھی کتاب کو نفرت سے پھینک دینے پر مجبور ہوتا، مگر شاباش آفرین! کہ آپ نے صرف اپنے مطلب سے کام رکھا، اور اشارتاً یا کنایتاً بھی کسی کی دل آزاری نہیں کی، صرف واقعات اصلی روز روشن کی طرح من وعن پیش کر دیئے ہر ایک آدمی سے اس قسم کی آرزو وتمنا رکھنا ناممکن امر ہے اب میں اپنے بھائیوں۔ سکھ حضرات سے مودبانہ التماس کرونگا کہ براہ مہربانی کتاب فوق کو تنگ دلی اور تعصب کی عینک اتار کر بغور پڑھیں، اور انصاف کریں کہ قابل الزام کون ہے، ہندو یا کہ مسلمان؟ اور جواب دیں کہ:-

(۱) گنگو برہمن - دیوان سچدانند - راجہ بھیم چند اور اس کے اہالی موالی - مہنت کرپا داس - ایک ہندو جاٹ - کوٹ کپورہ کا ہندو رئیس - جو سب کے سب ہندو تھے، اُنھوں نے گورو مہاراج کو کیا کیا تکلیف نہیں دی، اور اس کس مپرسی کی حالت میں کہاں تک تنگ نہیں رکھا، وغیرہ۔

(۲) دوسری طرف، عثمان خاں، غنی خاں (پاٹکی برادران) سید بدھن شاہ ساڈھورہ جس کے دو لڑکے گورو مہاراج کے امدادی صورت میں لڑتے ہوئے شہید ہوئے نواب شیر محمد والیر کوٹلہ - قاضی پیر محمد - ایک کسی جٹ پورہ کا مسلمان - دیگر مسلمان پائندہ خاں کی اولادی جو سب کے سب اہل اسلام سے تھے، جنھوں نے نہایت عقیدتمندانہ اور شیردھا سے گورو جی مہاراج کو وقتاً فوقتاً جائز امداد دی - اور نہایت عمدہ اور نیک سلوک کیا، اب سکھ احباب خود ہی موازنہ کر کے دیکھ لیں، کہ مصیبت کے وقت گورو صاحب کے مددگار کون تھے، آیا ہندو یا مسلمان؟

سوال یہ ہے کہ جس صورت میں یہ امر روز روشن کی طرح عیاں ہے، کہ ہندوؤں نے گورو مہاراج کو تنگ کیا اور ناحق اُن کو مصیبت میں مبتلا کیا، شاہ وقت کے ساتھ ناحق بگاڑ کرایا، جس کی پاداش میں حکومت وقت کی طرف سے ایسا سلوک ہوا جس کے تصور سے بھی کلیجہ کانپ اُٹھتا ہے تو پھر باایں ہمہ سکھ لوگ کس منہ سے اپنی اختتامی ارداس کے وقت کھڑے ہو کر بلند آواز سے اس قسم کا خلاف واقعہ نعرہ لگانے میں حق بجانب ہو سکتے ہیں کہ :- ..... ماریا نورنگا تُرکڑا .... وغیرہ یعنی اَورنگ زیب بادشاہ کو حقارتاً (نورنگا) کا لقب دیتے ہیں اور ترک کے مقابلہ میں ڑا علامت تصغیر لگا دیتے ہیں، یعنی تُرکڑا یعنی ایک حقیر ترک، بالکل ہیچ، ناکارہ۔

اور سکھ کس منہ سے کہتے ہیں کہ مسلمانوں کے وقت میں پنتھ پر مظالم ڈھائے گئے، اور ہندوؤں کے باب میں کہتے ہیں کہ ہندو صالا ہیں صالا ھا یعنی ہندو مذہب کو وہ اپنا ممد ومعاون بتلاتے ہیں، چہ خوش! میں کہونگا ع

٭ بریں عقل ودانش بباید گریست ٭

ہائے وہ زبان کیوں بند نہیں ہو جاتی جو واقعات کے خلاف نظر بند کر کے مسلمانوں پر الزام لگاتی ہے کہ ان کے عہد میں پنتھ پر سختیاں ہوئیں، خدا میرے بھائیوں کو سمجھ دے، تاکہ وہ اپنے اور بیگانے میں تمیز کر سکیں ٭

میں ان باتوں میں کوئی اصلیت نہیں دیکھتا اور دعویٰ سے کہونگا کہ ؎

من از بیگانگاں ہرگز نہ نالم
کہ با من آنچہ کرد آں آشنا کرد

جو تکالیف سکھوں کو پہونچیں، اس کی تہ میں ہندو ہیں نہ کہ مسلمان - ہر اہل دماغ بعد مطالعہ تاریخی کتب کے میرے خیال کی تائید کریگا، مگر تنگدلی ایک خاص مرض ہے جس کا

علاج لقمان کے پاس بھی نہ تھا، افسوس تو یہ ہے کہ جس قوم کی پاس خاطر میں سکھ گوروؤں نے اپنا جان و مال اپنا آپ تباہ کیا، تاریخ شاہد ہے، وہی کہتے ہیں، کہ سکھوں نے ہندوؤں پر کوئی احسان نہیں کیا، اگر انھوں نے یدھ کئے ہیں تو اسکی تہ میں باپ بیٹے کا قصاص مطلوب تھا نہ کہ ہندو قوم کی رکھشا مطلوب تھی۔ جب کسی لالہ جی کی زبانی اس قسم کے دل آزار کلمات سنتا ہوں تو دل میں بہت اُبال آتا ہے مگر زمانہ نازک ہے، مجبوراً دم بخود ہونا پڑتا ہے اور ایسے حضرات کی کوتاہ نظری، اور ناحق شناسی پر دل کھولکر رو لیتا ہوں۔ واہگورو! ایسے حضرات کو نیک ہدایت بخش، تاکہ وہ اپنے بھلے بُرے میں امتیاز کر سکیں۔ آمین۔

اخیر میں معزز ایڈیٹر تیج کے الفاظ عاریتاً لیکر دعا کرتا ہوں کہ:-

جس طرح ایام اولیٰ میں سکھ و مسلمانوں کا باہم اتفاق تھا، دونو بھائی ایک دوسرے کے غمگسار تھے اور ایکدوسرے کیواسطے اپنی جان جوکھوں میں ڈالدینا معمولی بات خیال کرتے تھے، خدا کرے کہ اب بھی اس پریم و محبت کی لہران دونو بھائیوں میں دوڑ جائے اور بچھڑے ہوئے دو پانیوں کی طرح مل جائیں۔ آمین۔

شذرات

سیرت نبوی کے جلسے

باوجود حالات کے ناسازگار ہونیکے ۲۶/ اکتوبر کو جس دھوم دھام سے ہندوستان میں سیرت نبوی کے جلسے منائے گئے اس کیلئے ہم جسقدر بھی اللہ کریم کا شکریہ ادا کریں کم ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کی جسقدر بھی زیادہ اشاعت ہوگی، اسی قدر لوگ اسلام اور بانئے اسلام کی شان مبارک کو زیادہ بہتر سمجھ سکینگے۔ آج کل اغیار کی طرف سے جس بے باکی سے آنحضرتؐ کی ذات والا صفات پر حملے ہو رہے ہیں وہ اظہر من الشمس ہے اور اس کے ازالہ کی ایک ہی صورت ہے وہ یہ کہ ہم رسول مقبولؐ کی سیرت کی جسقدر بھی زیادہ سے زیادہ اشاعت ہو سکے کریں

KHILAFAT LIBRARY

مشترکہ اغراض میں ہمیں ایک ہونا چاہیئے

سناتنی - آریہ - برہمو - دیو سماجی وغیرہ ہندوؤں کے فرقوں کے عقائد میں زمین و آسمان کا فرق ہے مگر یہ مشترکہ اغراض میں ایک ہیں - اور یہی کسی قوم کی ترقی اور پھلنے پھولنے کے آثار ہیں - اسلام کے فرقوں میں ہندو فرقوں سے زیادہ اتحاد کے سامان موجود ہیں - ہمارا قبلہ ایک کعبہ ایک رسول و خدا ایک - مگر باوجود اس قدر اتحاد کے سامان ہونے کے پھر ہم جھاڑو کی سینکوں کی طرح بکھرے ہوئے ہیں حالانکہ ہمیں مشترکہ اغراض میں زیادہ استوار ہونا چاہیئے تھا مگر حالت دگرگوں ہے -

سیرت نبوی کی اشاعت ہم سب کا مشترکہ کام ہے مگر بعض لوگ ابھی تک اس کی اہمیت کو نہیں سمجھے اور ان کے کردار نے بجائے مسلمانوں کو ایک مرکز پر لانے کے ایک گونہ انتشار کی صورت پیدا کی ہے - مجھے توقع رکھنی چاہیئے کہ آئندہ ایسے لوگ ملی نفع و نقصان کو زیادہ بہتر سمجھ سکیں گے - اور وہ اس سنہری اصول کو ہمیشہ اپنے پیش نظر رکھینگے - کہ مشترکہ اغراض میں ہمیں ایک ہونا چاہیئے

سالانہ جلسہ سر پر آگیا

سمجھو کہ سالانہ جلسہ میں صرف ڈیڑھ ماہ ہی باقی رہ گیا - ابھی سے ہمیں اس مقدس اجتماع کی ترقی کیلئے پُر زور تیاریوں میں لگ جانا چاہیئے - کیونکہ مومن کا قدم ہمیشہ آگے ہی پڑتا ہے - اسلئے اس آنے والے جلسہ کو ہمیں زیادہ سے زیادہ شاندار بنانے کی کوشش کرنی چاہیئے - ہمارے دوستوں کا یہ فرض ہے کہ وہ اس بابرکت اجتماع میں اپنے دوسرے دوستوں اور رشتہ داروں کو بھی شامل کریں اور اس کیلئے ابھی سے اپنی سعی کو شروع کردیں میں اپنے آئندہ اشو میں انشاء اللہ سالانہ جلسہ پر زیادہ وضاحت سے روشنی ڈالوں گا -

انجمن حمایت اسلام کا جلسہ

یہ اللہ کا خاص کرم ہے کہ مجھے انجمن حمایت اسلام کے جلسہ پر جتنے بھی لیکچر دینے کا اتفاق ہوا وہ ایک سے ایک بڑھکر رہے، اور دوستوں نے خاص پسندیدگی سے دیکھا - انجمن حمایت اسلام کا جلسہ اب سر پر ہے سکرٹری صاحب نے مجھے حسب ذیل خط لکھا:-

"انجمن حمایت اسلام کا سالانہ جلسہ بتاریخ ۲۶ - ۲۷ - ۲۸ دسمبر ۳۳ء جمعہ ہفتہ اتوار کو منعقد ہونا قرار پایا ہے جناب جیسے بزرگ قوم کا اس جلسہ میں تشریف لانا کارپردازان انجمن کیلئے موجب فخر اور باعث عزت ہے کارکنان انجمن کی درخواست ہے کہ آپ اس قومی جلسہ کو اپنی تشریف آوری سے افتخار بخشیں اور اپنے پاکیزہ خیالات سے سامعین کو محظوظ فرمائیں - لہٰذا ملتمس ہوں کہ از راہ مہربانی درخواست ہذا کی منظوری سے مطلع فرمائیں اور عند اللہ ماجور ہوں -

نیز جس موضوع پر آپ تقریر فرمانا چاہتے ہوں اس سے مطلع فرماویں تاکہ پروگرام میں درج کیا جائے"

میری معذوری

میرے نقطۂ خیال سے انجمن حمایت اسلام مسلمانوں کی بہت خدمت کر رہی ہے ایک عالیشان کالج کو نہایت کامیابی سے چلا رہی ہے - یتیم خانہ ہے صنعتی اور طبی مفید شعبہ ہائے بھی قائم ہیں میں ایسی مفید کام کرنیوالی انجمن کی خدمت کرنا اپنے لئے خوش قسمتی سمجھتا ہوں اور اس سے قبل میں نے کبھی انکار نہیں کیا مگر اب مشکل یہ آپڑی ہے کہ جو تاریخیں انجمن حمایت اسلام کے جلسہ کی ہیں وہی قادیان میں ہمارے جلسہ کی بھی ہیں، اور سال کے بعد یہی اجتماع ایسا ہے جس میں میں اپنے دوستوں سے مل سکتا ہوں اور اللہ بہتر جانتا ہے کہ بعض دوستوں سے ملنے کیلئے تو میں بیتاب رہتا ہوں اور جلسہ کے دن گن گن کر گذارتا ہوں - اس لئے مجھے انجمن حمایت اسلام کے جلسہ میں لیکچر دینے سے اب کی دفعہ بصد افسوس عذر کرنا پڑا ہے -

دعا اور آریہ سماج

۱۲/ اکتوبر کا پرتاب لکھتا ہے کہ مذہب تو دشمن کیلئے بھی دعائے خیر مانگنے کی تلقین کرتا ہے اور مذاہب کیلئے درست ہو سکے تو ہو سکے مگر آریہ سماج جس کا حامی

پرتاب ہے وہ دشمن کیا اپنے سے مختلف خیال رکھنے والے کیلئے بھی دعائے خیر کا حامی نہیں ہے۔ چنانچہ سوامی دیانند صاحب رگوید بھاشیہ مطبوعہ سمت ۱۹۳۵ بکرمی صفحہ ۲۷ پر اس ضمن میں پرماتما کے حضور جو دعا کرتے ہیں اس کا ترجمہ درج ذیل ہے:۔

"جو ویدوں کے نہ ماننے والے دہریہ لوگ ہیں۔ وہ سب ہماری جائے رہائش سے دُور چلے جائیں۔ نہ صرف ہمارے ملک سے بلکہ دیگر ممالک سے بھی دُور ہو جائیں"

مطلب یہ کہ ویدوں کے نہ ماننے والے کسی ملک میں بھی نہ رہنے پاویں۔

کیا اس پر کسی حاشیہ کی ضرورت ہے مخالف کیلئے پرماتما کے حضور اس دعائے خیر کے کیا کہنے۔

KHILAFAT LIBRARY

میں بے بس ہوں

بیشک اخبار میں میرے ہاتھ سے لکھے ہوئے مضامین کم ہوتے ہیں اور اسکی خاص وجہ یہ ہے کہ مجھے روزانہ آٹھ گھنٹے قرآن پاک کے ہندی ترجمہ کی طرف دینے پڑتے ہیں اور اس کے بعد میرے لئے کوئی وقت نہیں ملتا، کہ میں اخبار کے لئے مضامین لکھ سکوں اور جب تک میں قرآن پاک کا ہندی ترجمہ ختم نہ کرلوں دوستوں کو اس امر میں میرے ساتھ تعاون کرنا ہی پڑیگا۔ ہاں اگر آپ ہمت کریں اور اخبار کی اشاعت کی طرف خصوصیت سے توجہ دیں اور کم ازکم دوسو بھی اور خریدار ہو جائیں تو پھر کوئی نائب اڈیٹر رکھ سکتا ہوں ؛

سول نافرمانی کا باشندگان ملک پر مہلک اثر

آل انڈیا کانگریس کمیٹی کی تازہ رپورٹ سے معلوم ہوا ہے کہ ستمبر کے آخر تک سول نافرمانی کے سلسلہ میں پچاس ہزار انسان جیلوں میں جاچکے ہیں، (پرتاب ۱۶ اکتوبر) اُف کس قدر خوفناک اثر ہے جو اس تباہ کن رو کے نتیجہ میں پیدا ہوا سول نافرمانی بذات خود نہایت قبیح اور مجنونانہ حرکت ہے، کیونکہ امن کا تبھی قیام ہو سکتا ہے، جب قوانین کی اطاعت کی جائے مگر جب یہ مادہ کسی کے دل سے نکال دیا جائے اور اسے بغاوت اور سرکشی پہ آمادہ کرلیا جائے تو یہ روح اسے ہر قسم کے ناروا افعال پر دلیر کردیتی ہے، قوانین کی پابندی کا نام ہی مذہب ہے اور قوانین کی پابندی کا نام ہی حکومت اور رعایا کا باہمی تعلق ہے، اور قانون کی پابندی ہی قیام امن کا سنہری اصول ہے۔ اگر ایک گھر میں ہی بیوی خاوند کی نہ مانے اور خاوند بیوی کے سر رہے یا بچہ باپ کو دوبدو جواب دے اور رشتہ دار رشتہ داروں سے مقاطعہ کرلیں، تو کس طرح خاندانی ترقی ہوگی، اور کس طرح الفت و محبت پیدا ہوگی، پس قانون کی پابندی ضروری چیز ہے، مگر کانگریس نے بسم اللہ ہی اس غیر مستحسن طریق سے کی، اور یہاں تک کہ اس نے طالبعلموں کو بھی آمادہ کیا کہ وہ سکولوں اور کالجوں کو چھوڑ کر تحریک آزادی میں حصہ لیں، اُستادوں کی نہ مانیں اور پروفیسروں کو جواب دے دیں، اور کھلے بندوں بلاخوف میدان کارزار میں نکل آئیں، غور فرمایئے کہ جب بچوں میں، جوانوں میں، بوڑھوں میں، مردوں اور عورتوں میں بغاوت اور سرکشی کی روح پھونکی جائے تو ایسا ملک کس طرح باوقار زندگی بسر کرسکتا ہے اور کس طرح اس سے امید کی جاسکتی ہے کہ وہ آئندہ امن وچین سے زندگی گذاریگا افسوس ہے کانگریس نے اس کی ابتدا کی اور نتیجہ یہ ہوا کہ کُل چھ ماہ کے قلیل عرصہ میں پچاس ہزار نوجوان قید ہوگئے بیشک انمیں سے اکثر حصہ رہا ہو چکا ہے اور باقی پھر اپنے وقت پر رہا ہو جائیگا، مگر اتنا عرصہ ان کا تکلیف اٹھانا اور "گناہ بے لذت" کی پاداش میں "شاہی مہمان" بننا کس قدر تکلیف دہ ہے ان کے پیچھے بچوں کو تکلیف ہوئی ہوگی، بیویوں کو تکلیف ہوئی ہوگی، بھائیوں اور عزیزوں کو تکلیف ہوئی ہوگی، مگر افسوس یہ سب خمیازہ تھا تحریک سول نافرمانی کا، جس کا نتیجہ بھی سوائے ہاتھ ملنے کے اب تک کچھ برآمد نہیں ہوسکا

امریکہ کی افسوسناک حالت

پرتاب ۱۶ اکتوبر اس خبر کا ذمہ دار ہے کہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں ہر سال اسقاط حمل کی بیس لاکھ وارداتیں ہوتی ہیں، اور یوروپ کے دیگر ممالک میں بھی ان وارداتوں کی تعداد کچھ کم خوفناک نہیں، تین ماہ کے قلیل عرصہ میں ڈاکٹر میری سٹوپس کو جو انگلستان کے مشہور سوشل کارکنان میں شمار کی جاتی ہے دس ہزار ایسی عورتوں کی طرف سے خطوط موصول ہوئے، جو اسقاط حمل کی خواہشمند تھیں، انھیں ہر چند مشورہ دیا گیا کہ ایسا کرنا سخت جرم ہے اور خطرہ سے خالی نہیں، مگر وہ اس بات پر مصر رہیں، کہ وہ ضرور ایسا کرینگی۔ خواہ اسکے لئے انھیں کس قدر بُرے وسائل پر کیوں نہ آمادہ ہونا پڑے، اس خبر سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ یوروپ جو موجودہ دور میں نہایت مہذب ممالک میں شمار ہوتا بلکہ مہذب ممالک کی صف اول میں گنا جاتا ہے اس کی ایک ضروری تمدنی شق کی حالت کیسی زبون ہے اللہ تعالیٰ ہی ہے جو رحم فرمائے اور لوگوں کے دلوں میں نیکی و تقویٰ پیدا کرے، اس سے مردوں کی حالت پر بھی روشنی پڑتی ہے یوروپ نے اسلام کے مسئلہ تعدد ازدواج پر نہایت سنسنی سے ایک لمبے عرصہ تک اعتراض کیا۔ اور اب تک بھی اس کے جواز کو پسندیدہ نہیں سمجھتا مگر خدا نے بتا دیا۔ کہ اسلام کے تمام احکام کس قدر پُر از حکمت ہیں۔ آخر وہ لوگ جو اپنی بیویوں سے سیر نہ ہوتے ہوئے دوسروں سے اپنے نامہ اعمال سیاہ کرتے ہیں اگر اسلامی قلعہ میں داخل ہو جائیں، اور نکاح ثانی کرلیں تو کس طرح آسانی اور فارغ البالی پیدا ہوسکتی ہے اور اس قسم کی آزادی اور وارفتگی جو بُرے نتائج پیدا کرتی ہے وہ اظہر من الشمس ہے افسوس ہے کہ ایسے لوگ ابھی مآل اندیشی سے کوسوں دور ہیں ورنہ وہ اگر سنجیدگی سے غور کرتے۔ تو اُنھیں اسلامی احکام کے پُراز حکمت اور فلسفیانہ ہونے میں کوئی شبہ نہیں رہیگا۔ اسلام نے تعدد ازدواج کی اجازت دی ہے اس میں بہت سی حکمتیں ہیں، جن لوگوں نے اس پر اعتراض کیا، اب اس کا بُرا نتیجہ بھی دیکھ لیا کہ کس طرح لوگوں کے ضبط و تحمل اور عفت کے پیمانے چور چور ہو جاتے ہیں اور وہ ننگ انسانیت افعال پر کمربستہ ہوکر دنیا میں بدنام ہوتے ہیں۔ ایسے لوگ اس مسئلہ پر اگر سنجیدگی سے غور کریں تو انھیں اسلامی دہلیز پر اپنا سر جھکانے کے سوا اور کوئی چارہ نظر نہیں آئیگا۔

نور کی توسیع اشاعت ہر ایک ہی خواہ ملت کا فرض ہے
نور میں اشتہار دینا گویا اپنی تجارت سے مالامال ہونا ہے

خورد و نوش کے آداب

مہذب و متمدن دنیا کی مختلف اقوام میں خورد و نوش کے آداب بہت کچھ آپسمیں اختلاف رکھتے ہیں۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ یورپین طرز نوش اور ہے اور دیسی طریق اس کے تناول اور پخت کا بالکل جداگانہ ہے بلکہ اگر اس سے زیادہ گہری نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوگا کہ امیر طبقہ کسی اور طرح طعام استعمال کرتا ہے مگر غریب طبقہ بوجہ اپنی غربت کے نہایت سادگی سے کھانا کھالیتا ہے جہاں امیروں کیلئے میز لگے ہوتے ہیں کرسیاں بھی ہوتی ہیں دسترخوان پر پُرتکلف کھانوں کے انبار لگے ہوتے ہیں۔ وہاں ایک غریب انسان فرش خاک پر بیٹھکر رکھی سوکھی روٹی اور پانی پی کر خدا کا شکر ادا کرلیتا ہے پس آداب طعام میں اختلاف ہے اور بہت کچھ اختلاف ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شریعت نے اگرچہ حرام و حلال کی قیود تو ضرور لگادی ہیں۔ تا انسان ناجائز اشیاء کے استعمال سے اپنے قوائے ذہنیہ کو نقصان نہ پہنچاوے یا امراض متفرقہ کا شکار نہ ہوجائے، یا روحانیت کو نقصان نہ پہونچاوے۔ مگر یہ نہیں کیا کہ ایسی قیود پیدا کردی ہوں جو غربا پر گراں ہوں یا امراء کیلئے ناقابل عمل ہوں، چند موٹے موٹے اصول ہیں جو دنیا میں ہر جگہ رائج ہیں۔ مثلاً داہنے ہاتھ سے کھانا، چھوٹا لقمہ لینا۔ ہاتھ دھوکر کھانا وغیرہ وغیرہ لیکن باریک جزئیات میں دنیا خود مختار ہے جس طریق کو وہ اپنے لئے آسانی سے پسند کرے اُسی پر اسے عمل کرنا چاہیئے۔

KHILAFAT LIBRARY

اسلام سے عدم واقفیت کا نتیجہ

مگر تعجب ہے پرکاش اسلام سے ایسی ناواقفیت رکھتا ہے کہ وہ خیال کرتا ہے گویا اسلام کا یہ تاکیدی حکم ہے کہ کھانا ہمیشہ اکٹھا کھایا اور ایک ہی پیالی میں سب کے ہاتھ پڑے۔ بیشک اگر لوگ پسند کرتے ہوں تو وہ اکٹھا کھائیں لیکن اسلام کی طرف یہ امر منسوب کرنا کہ اس میں گویا حکم ہے کہ لازماً ہر شخص ایک ہی رکابی میں کھائے، سخت ناانصافی بلکہ ظلم ہے۔ اسلام کی صاف صاف تعلیم یہ ہے وہ فرماتا ہے لا جناح علیکم ان تاکلوا جمیعاً او اشتاتا۔ اس میں کوئی حرج نہیں خواہ تم اکٹھا کھاؤ یا جدا جدا۔ اگر محبت کا یہی تقاضا ہے کہ اکٹھا کھانا کھایا جائے تو اکٹھا کھاؤ اور اگر اکٹھے کھانا کھانا پسند نہیں۔ خواہ اس کی کوئی وجہ ہو مثلاً یہی کہ طبیعت برداشت نہ کرسکے تو ہرگز شریعت اسے مجبور نہیں کرتی۔ کہ وہ ضرور اکٹھا مل کر کھانا کھائے تعجب ہے کہ پرکاش لکھتا ہے۔

"مسلمانوں میں آپس میں ایک رکاب میں اکٹھے کھانے کا عام رواج ہے اور انہیں اس مل کر کھانے میں فخر ہے لیکن آریہ سماج کی کرپا سے ان میں بھی ایسے آدمی پیدا ہوگئے ہیں جنہیں اس خلاف انسانیت طریق سے نفرت ہو چلی ہے۔" (۱۲ر اکتوبر)

نہ سوت نہ کپاس کولی سے لٹھم لٹھا۔ غالباً اسی موقعہ کیلئے کہا گیا ہے جب اسلام میں ایسا حکم ہی نہیں کہ ضرور اکٹھے کھاؤ۔ تو اس خلاف انسانیت طریق سے نفرت پیدا ہوچلی ہے" کا کیا مطلب۔ اسلام تو کہتا ہے کہ خواہ اکٹھے کھاؤ یا علیحدہ علیحدہ۔ تم خود مختار ہو اب یہ ہر شخص کی اپنی مرضی ہے۔ اس کا جی چاہے تو ایک رکاب میں کھائے نہ چاہے تو علیحدہ علیحدہ کھائے۔ مگر باوجود اس کے یہ بھی حقیقت ہے کہ اکٹھا مل کر کھانے کو "خلاف انسانیت" فعل قرار دینا بھی حد درجہ کی مجنونانہ حرکت ہے۔ دوستوں کے ساتھ اکٹھا مل کر کھانے سے محبت بڑھتی ہے تعلقات مضبوط ہوتے ہیں۔ ایک دوسرے کا جذبۂ الفت ترقی پذیر ہوتا ہے اسی طرح بچوں کے ساتھ مل کر کھانا بھی پیار کا طریق ہے پس الفت کے اظہار کو انسانیت کے خلاف سمجھنا پرکاش ایسی الٹی سمجھ والے کا ہی کام ہے

اسلام اور ویدک دھرم کا موازنہ

ویدک دھرم میں ایک رکابی میں مل کر کھانے کیلئے کوئی جگہ نہیں۔ تو یہ ویدک دھرم کی کمزوری اور ضعف کا ثبوت ہے کہ وہ تعلقات باہمی کی مضبوطی کے طریق کو نظر انداز کردیتا ہے۔ پس بہرحال اسلام پر کوئی اعتراض نہیں نہ مسلمانوں کے طریق پر کوئی حرف کہہ سکتا ہے ورنہ اگر کوئی مسلمان اکٹھا مل کر کھانا کھانا چھوڑ دے۔ تو اس کا نمونہ پیش کرکے کہا جاسکتا ہے کہ دیکھو لوگ اسلامی احکام سے بیزار ہورہے ہیں۔ ایسے تمام توہمات باطل اور غلط ہیں اسلام نے شخصی، خاندانی، قومی اور ملکی حالات کے مطابق آداب طعام میں تبدیلی کی اجازت دی ہے اکٹھا اور جدا جدا کھانے کا اختیار دیا ہے، البتہ حلت و حرمت کے مسائل کا سختی سے اعلان کردیا ہے تا کسی کو ان ممنوع اشیاء سے نقصان نہ پہونچے۔ پس اسلام پر کوئی اعتراض نہیں اگر ہوسکتا ہے تو ویدک دھرم پر ہی۔ کیونکہ معترض کہہ سکتا ہے کہ اس نے باہمی اخوت بڑھانے والے موثر طریق کو نظر انداز کرکے دنیا کو کوئی اچھا سبق نہیں سکھایا۔

تاریخ گورو گرنتھ صاحب

. . . . ۱۹۳۶ بکرمی میں جب راجہ بکرم صاحب والیٔ ریاست جنید نے پٹنہ سے اس نسخہ کو (جو گورو گوبند سنگھ صاحب نے کرتار پور والے کی نقل لکھوایا تھا) منگوایا، تو مہنتوں میں جھگڑا ہوگیا، بعض کہتے تھے کہ اس گرنتھ کو پٹنہ سے باہر نہ بھیجا جائے، اور بعض کہتے تھے کہ باہر بھیجنے میں کوئی حرج نہیں، اس جھگڑے کے دوران میں مہنتی خارج ہوئی۔ اور گوردوارہ پٹنہ پنچایت کے ماتحت ہوگیا۔ آگے کتاب پنتھ پرکاش کا حوالہ دیتے ہوئے پنڈت صاحب لکھتے ہیں کہ مالیر کوٹلہ کے نزدیک جب احمد شاہ دُرانی سے سکھوں کی لڑائی ہوئی تو احمد شاہ مال غنیمت میں اس نسخہ کو بھی لے گیا۔

چونکہ پنڈت صاحب کے اس حوالہ میں اس نسخے کے کہ جس پر سارا دار و مدار تھا، صریح طور پر گم ہوجانے کا ذکر تھا اسلئے بھائی گیان سنگھ صاحب کو فکر دامنگیر ہوا، کہ مبادا کوئی گورمکھی دان، کل کو اس راز سے واقف ہوجائے، لہٰذا دوسرے پنتھ پرکاش میں جھٹ اس واقعہ کو دہرا کر آخر میں لکھدیا کہ وہ نسخہ گم نہیں ہوا بلکہ اب تک کابل کی دھرم سالہ میں موجود ہے چنانچہ دوسرے پنتھ پرکاش کی عبارت حسب ذیل ہے۔

"اب دربار وڈمہ جہاں"
"تنبو لگوا کے گور تہاں"
"منی سنگھ کو لکھن بیٹھکے"
"گورو نانک کا دھیان دھرکے"
"نت پرتی گور دا چار ہی جیسے"

بانی لکھی منی سنگھ سیتے
بیڑ آد گورو گرنتھے جیہی
کری دسم گورو تیار اوجیہی
اور پاٹھ سب دیے رکھ آ
اکھر بھید انک ٹھاں راکھا
سو وہ بھید سیانے لکھ جاند
دسم گورو کو بیڑ بکھاند
اور چار لِتّ پر تے بھائے
دیپ سنگھ شاہید لکھائے
اک اکال بنگے اک پٹنے
ترتی ہجو دیوہت پھٹنے
چترتھ رکھیو دمدمے چاہ
بڈ بابے اہ چار سداہ
اصل دسم گورو والا گرنتھ
رہیو بردھ دل میں مدھ پنتھ
گھلوگھارا جب بڈھیو
گرنتھ درانی شاہ سولیہو
اب سو ہے قابل مدھ جانو
بڑی دھرم سالہ میں مانو

(پنتھ پرکاش مطبوعہ پنجاب کمرشل پریس امرت سر صفحہ ۳۵۵ پانچواں ایڈیشن)

ترجمہ:- اب جہاں دمدمہ صاحب کا دربار ہے گورو گوبند سنگھ صاحب نے وہاں خیمے نصب کرا کر بھائی منی سنگھ کو لکھنے کیلئے بٹھایا۔ گورو نانک صاحب کا دھیان لگایا اور کلام لکھوانا شروع کیا۔ جس طرح گورو صاحب لکھواتے بھائی منی سنگھ روزانہ لکھا کرتے، آد گرنتھ کی نقل تیار کر لی سب عبارت وہی رکھی صرف ایک لفظ کا فرق رکھا جسکو صاحب علم خوب جانتے ہیں (یعنی خلاصے کی جگہ خالصے کر دیا) اس نسخہ کی آگے چار نقلیں دیپ سنگھ شہید نے لکھیں جن میں سے اب ایک اکال بنگے میں ہے اور ایک پٹنہ میں۔ ایک ججور صاحب اور ایک دمدمہ صاحب ہے۔ اور جو اصل نسخہ تھا، کہ جس سے یہ نقلیں کی گئی تھیں اس کو متبرک سمجھ کر قوم میدان کارزار میں اپنے ساتھ ساتھ رکھتی تھی جب بڑے معرکہ کی لڑائی ہوئی تو گرنتھ کو احمد شاہ درانی لے گیا اور وہ اب کابل میں بڑی دھرم سالہ میں ہے چلو چھٹی ہوئی کب کوئی کابل جاوے۔ بڑی دھرم سالہ تلاش کرے پھر اس گرنتھ کا مطالعہ کرے اور اس بات کی تحقیقات کرے کہ آیا اصل نسخہ وہاں ہے یا نہیں۔

گذشتہ نمبروں میں یہ دکھایا گیا ہے کہ سکھوں کی مذہبی کتاب گرنتھ صاحب میں بے انتہا تغیر و تبدل ہوا ہے اور اس وقت جس قدر قلمی نسخے کہیں کہیں ملتے ہیں وہ سب باہم مختلف ہیں۔ مگر باوجود اس تمام تغیر و تبدل کے سکھ صاحبان اکثر یہ کہا کرتے ہیں۔ کہ گذشتہ زمانے میں گورو صاحبان کے کلام میں تحریف ہوئی ہو تو ہوئی ہو۔ مگر گورو ارجن صاحب اور گورو گوبند سنگھ صاحب کی تصحیح کے بعد موجودہ مروجہ گرنتھ صاحب اصل کلام ہے۔ اس میں کوئی کلام ایسا نہیں کہ جس کے متعلق یہ کہہ سکیں کہ یہ الحاقی ہے بالفرض اگر موجودہ کلام میں کوئی ترمیم یا تنسیخ یا تحریف نہیں ہوئی تو بھی گورو ارجن صاحب کا ایک انبار کلام سے انتخاب کرنا ثابت کرتا ہے کہ اگر گورو ارجن صاحب کے بعد نہیں تو آپ سے پہلے گورو نانک و دیگر گورو صاحبان کے کلام میں تو ضرور تحریف ہوئی۔ لیکن اس فرض محال کو چھوڑتے ہوئے ہم اپنے سکھ بھائیوں کو یہ بتا دینا چاہتے ہیں کہ موجودہ مروجہ گرنتھ بھی تحریف سے خالی نہیں۔ مثال کے طور پر راگ مالا ہی کو لے لیجئے۔ جو موجودہ مروجہ گرنتھ میں ہے اس کے متعلق سکھ مورخین کا یہ فتویٰ ہے کہ یہ الحاقی کلام ہے نہ معلوم کب اور کس نے گرنتھ میں ملا دیا اپنے اس دعویٰ کی دلیل میں ہم دو ایک تاریخوں کے حوالے درج کر دینا ضروری سمجھتے ہیں تا کہ مسلمان واقفیت حاصل کریں اور سکھ صاحبان ہدایت پائیں وھوہذا

۱۔ سکھوں کی سب سے پرانی اور مشہور تاریخ سورج پرکاش راس ۳ انشو ۴۷ انک ۳۹ تا ۴۱ میں لکھا ہے

۱۔ لکھے سمت سوئے سورو سری گرنتھ صاحب کے ماہ
انتر سب کے لکھ مداونی مندرت مہر لگی جن واہ
۲۔ بھوگ سگل بانی کو کائیہ مہا جس کی کہی نہ جائے
بھوجل بھیرو کو جہاج وڈ پر بھو کر پاتے پار پراوے
۳۔ راگ مال سری گور کی کرت نہ ہیں مندونی لگ گور ہیں
اسمیں نہ سنسے کچھ کرہیہ جے سنسے اولو کو نین
۴۔ مادھونل کوی کبتس تس مہ نرتکاری کی تین
راگ راگنی نام گنے تہیہ پاتے سری ارجن کرت ہو نہ
۵۔ اہ شدھ نہیں لکھی یہ گورنے کدھو سکھ کا ہو لکھ دین
راگ نام سب جانئے راگی اہ کارن لکھدی پر بین

ترجمہ:- ۱۔ سارے سوئے گرنتھ صاحب میں لکھ کر سب کے آخر منداونی (مہر) لکھ کر کلام کو ختم کیا۔

۲۔ یہ مہر تمام کلام کو ختم کرتی ہے یہ وہ کلام ہے جس کی تعریف بیان سے باہر ہے۔ دنیا کے خطرناک سمندر کو عبور کرنے کا یہ کلام جہاز ہے۔ جو خدا کے فضل سے فرو ساحل پر پہونچا دے گا۔

۳۔ راگ مالا (گرنتھ صاحب میں ایک کلام کا نام ہے) گورو صاحبان کا کلام نہیں ہے مہر تک ہی گورو صاحبان کا کلام ہے اس میں کوئی شک نہ کرنا۔ شک ہو تو اپنی لاعلمی سمجھنا۔

۴۔ مادھونل عالم شاعر نے یہ راگ مالا (اپنی کتاب علم موسیقی میں) لکھی ہے اس میں نرتکاری بتلائی ہے راگوں اور راگنیوں کے نام اس میں اس نے گنے ہیں یہ گورو ارجن صاحب کی تصنیف نہیں ہے۔

۵۔ یہ معلوم نہیں کہ یہ گرنتھ میں گورو نے لکھی ہے یا کہ کسی اور سکھ نے کسی وقت لکھدی ہے غالباً اس لئے کسی نے لکھدی کہ راگی (گانے والے) راگ راگنیوں کے نام جان لیں۔

۲۔ رہت نامہ بھائی چوپا سنگھ انک ۲۴۷ میں لکھا ہے کہ "گورو گرنتھ صاحب کا بھوگ شلوکوں پر پاوے" یعنی گورو تیغ بہادر صاحب کے کلام پر جو گرنتھ صاحب کے آخر میں ہے گرنتھ کو ختم کرے۔ اگر راگ مالا شامل ہوتی تو ختم اس پر لکھنا تھا۔ کیونکہ مروجہ نسخوں میں راگ مالا سب سے آخری کلام ہے لہذا بھائی چوپا سنگھ جی کا یہ فرمان کہ گرنتھ صاحب کا بھوگ شلوکوں پر پاوے۔ صاف ظاہر کرتا ہے کہ راگ مالا گرنتھ صاحب کا حصہ نہیں۔

KHILAFAT LIBRARY

۳۔ سکھوں کے مشہور مصنف بھائی کاہن سنگھ صاحب گیانی ساکن نابھہ اپنی تصنیف گورمت سدھاکر کلا ۱۲ کے حاشیہ پر تحریر فرماتے ہیں کہ

"بہت لوگ گرنتھ صاحب کا ختم راگ مالا پڑھ کر کرتے ہیں لیکن راگ مالا گوربانی نہیں۔ یہ عالم شاعر اکبر کے زمانہ میں ۹۹۱ سنہ ھ میں گورو گرنتھ صاحب کے جمع ہونے سے مدتوں پیشتر لکھی تھی۔ مادھونل شاعر (جو عالم شاعر سے بھی مدتوں پیشتر ہوا ہے) کی کتاب "مادھونل سنگیت" میں یہ راگ مالا اسی طرح لکھی ہوئی موجود ہے۔ صرف و نحو کے مخالف ہمارے کئی بھائی راگ مالا یہ عبارت پرتھم راگ بھیروے کرہی .... کھشٹ ان گائے ... دیکھ کر بھی ضد کرتے ہیں کہ راگ مالا مادھونل سنگیت میں سے نہیں لی گئی۔ وہ اتنا نہیں سوچتے کہ راگ مالا کی یہ مذکورہ عبادت کسی گذشتہ مضمون سے تعلق رکھتی ہے اور وے اور اُن ضمیروں کیلئے اوپر کہیں نام آچکے ہیں۔ (یعنی گرنتھ صاحب میں جو راگ مالا درج ہے اس میں ان ضمیروں کیلئے نام کہیں مذکور نہیں۔ اور مادھونل کی کتاب میں جو راگ مالا مکمل ہے اس میں ان ضمیروں کے مراجع موجود ہیں۔ پٹیالہ بابا آلہ سنگھ کے برج اور کئی جگہوں میں پرانے قلمی گرنتھ صاحب دیکھنے میں آئے ہیں ان میں یہ راگ مالا نہیں ہے۔"

۴۔ تاریخ گورو خالصہ مصنفہ بھائی گیان سنگھ صاحب حصہ دوم۔

"تمام کلام لکھوا کے گورو ارجن صاحب نے آخر میں منداونی (مُہر) لکھ کر کلام کو ختم کیا۔ کیونکہ مُہر کے معنے بند کرنے کے ہیں جس طرح خط لکھ کر اخیر میں مہر لگا کر بند کیا جاتا ہے جس کا مطلب ہوتا ہے کہ اب اس کے بعد کچھ نہیں"

راگ مالا کے متعلق بھائی صاحب اس صفحہ کے حاشیہ پر لکھتے ہیں کہ:-

"اس میں کسی محلے کا نام نہیں۔ نانک نام بھی اس میں نہیں۔ گورو صاحب کی شاعری سے یہ نہیں ملتی۔ گورو گرنتھ صاحب کے سب راگوں کی فہرست اس میں نہیں اور اس کے بیان کردہ تمام راگ گورو گرنتھ صاحب میں نہیں۔ خدا کے نام کی گورو کی تعریف بھی اس میں نہیں۔ مادھونل کی کتاب علم موسیقی میں گورو گرنتھ صاحب کے جمع ہونے کے زمانہ سے ۹۰ سال پیشتر یہ راگ مالا موجود تھی (اس سے صاف ظاہر ہے کہ بھائی گیان سنگھ بھی دبی زبان سے اس کو الحاقی تسلیم کرتے ہیں)"

۵۔ گرنتھ صاحب کی لغت پنڈت تارا سنگھ صاحب ساکن پٹیالہ کی جلد ۲ صفحہ ۵۴۳ پر لفظ منداونی (مہر) کی ذیل میں پنڈت صاحب لکھتے ہیں :-

"راگ مالا گوربانی نہیں"

ان جملہ حوالجات سے یہ بالبداہت ثابت ہے کہ راگ مالا الحاقی کلام ہے کتاب میں اگر ایک جگہ بھی الحاق ثابت ہو جائے تو ساری کتاب مشتبہ اور مشکوک ثابت ہو جاتی ہے (ماخوذ)

افریقہ میں عیسائی مشن کا ناپاک پروپیگنڈا

KHILAFAT LIBRARY

یہ تجویز کی گئی ہے کہ گولڈ کوسٹ احمدیہ مشن کی ایک مختصر رپورٹ ہر ماہ ہندوستان کے چند مشہور مسلم اخبارات کو بھیجی جایا کرے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو اس سے ہندوستانی مسلمانوں کو افریقہ کے مسلمانوں کے حالات سے اطلاع ملتی رہے گی۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں دشمنانِ اسلام نے تلوار سے اسلام کو مٹانا چاہا تھا، چنانچہ وہی تلوار ان پر پڑی اور جہاں جہاں اس تلوار نے ظہور کیا، مخالفین کا نام ونشان مٹا دیا۔ مصر، فلسطین اور سریا جو عیسائیت کے گھر تھے آناً فاناً اسلام کے نور سے منور ہو گئے لیکن آج زمانہ کا رنگ اور ہے مسیحی مناد دنیا کے ہر کونے میں تثلیث کا وعظ کر رہے ہیں۔ کروڑوں کتابیں مسیح کی مذعومہ خدائی منوانے کیلئے لکھی جا چکی ہیں۔ اگرچہ ہر وہ مذہب جو عیسائی عقائد کا مخالف ہے اہل کلیسا کے حملوں سے محفوظ نہیں۔ مگر عیسائی مدت سے محسوس کر چکے ہیں کہ دنیا میں ایک ہی مذہب ہے جو اُن کے راستہ میں حائل ہے اسی وجہ سے اسلام ہی سب سے زیادہ ان کے حملوں کا شکار ہے۔ جہاں تک تبلیغ کا تعلق ہے تلوار کی جنگ بند ہو چکی ہے آج قلم کی جنگ ہے اور یہ امر ارباب علم سے ہرگز پوشیدہ نہیں کہ قلم اپنے اثرات کے لحاظ سے تلوار سے کسی طرح بھی کم نہیں۔ اسی لئے اس زمانہ میں عیسائیت اور اسلام کے درمیان ایک خطرناک جنگ ہے جس کیلئے افسوس مسلمانوں نے کچھ بھی تیاری نہیں کی۔

براعظم افریقہ کی کل آبادی کا ۲/۳ حصہ تاحال بُت پرستی اختیار کئے ہوئے ہے اہل کلیسا افریقہ کے ہر حصہ میں موجود ہیں۔ سکول کھول رکھے ہیں۔ ہسپتال جاری ہیں پادری صاحبان وحشی باشندوں کو زراعت کا کام بھی سکھلاتے ہیں۔ لیکن مطلب صرف یہ ہے کہ تین خدا منوائے جائیں۔ ہر ممکن طریق سے عیسائیت کی تبلیغ جاری ہے چند دنوں کی بات ہے کہ ایک بشپ نے ہوائی جہاز کے ذریعہ وسط افریقہ میں انجیل کی کاپیاں تقسیم کیں یہ یقینی امر ہے کہ افریقہ کیلئے دو ہی صورتیں ہیں یا تو اسلام قبول کرے گا۔ یا پھر بپتسمہ لے گا۔ جہاں تک میں نے غور کیا ہے اسی آخری زمانہ میں جو جنگ اسلام اور عیسائیت کے درمیان مقدر ہے اس کا پہلا میدان افریقہ ہوگا۔ افریقن طبیعت مذہب کی طرف خصوصیت سے مائل ہے یورپ اور امریکہ کے لوگ یہاں مشنری بھیجتے ہیں لیکن خود عیسائیت پر اتنا ایمان نہیں رکھتے جتنا کہ افریقن عیسائی رکھتے ہیں اسی وجہ سے ہمارے لئے اشد ضروری ہے کہ فوراً بُت پرست اقوام کو اسلام کی طرف مائل کریں اور پادری صاحبان اس امر سے ناواقف نہیں اسی وجہ سے عیسائیوں کی طرف سے اسلامی ممالک میں عام طور پر پروپیگنڈا کیا جاتا ہے کہ افریقہ میں اسلام سُرعت سے پھیل رہا ہے تاکہ وہ مسلمان جو تبلیغ جیسے اہم فرض سے غافل ہیں ایسے سو جائیں کہ جاگنے یا جگانے کی امید تک نہ رہے ظاہر ہے کہ اتنے بڑے براعظم میں ایک یا دو ہندوستانی مبلغ ہرگز ہماری ضرورت کو پورا نہیں

کر سکتے بلکہ ہمیں افریقن نو مسلم مبلغین کی ایک فوج تیار کرنا ہے اس کیلئے ضروری ہے کہ ان مبلغین کو قرآن اور بائبل دونوں کے متعلق ضروری تعلیم دی جائے۔ تاکہ اسلام سے بھی واقف ہوں اور عیسائیت کا دخل بھی ظاہر کر سکیں اس غرض کیلئے ہم نے سالٹ پانڈ میں تعلیم الاسلام احمدیہ سکول کھولا ہوا ہے جہاں انگریزی کی تعلیم کے علاوہ عربی بھی پڑھائی جاتی ہے۔ قرآن شریف کا درس میں خود دیتا ہوں

افریقن مبلغین کی تیاری کیلئے پوری کوشش کی جارہی ہے میں خود گولڈ کوسٹ کے اخبارات میں اسلامی مضامین لکھتا ہوں اور عیسائیوں کے اعتراضات کا جواب دیتا ہوں، دوسرے شہروں کے دورے کرتا ہوں عیسائیوں اور بت پرستوں کو اسلام کی تبلیغ انفرادی اور مجموعی طور پر کی جاتی ہے۔ عام طور پر انگریزی میں لیکچر دیا جاتا ہے اور ترجمان اس ملک کی زبان میں ترجمہ کر کے لوگوں کو سناتا ہے، خواندہ لوگوں کیلئے جو انگریزی سمجھتے ہیں علیحدہ لیکچر کا انتظام ہوتا ہے۔

مولوی ایم۔ این۔ احمد

(مسلم مشنری سالٹ پانڈ۔ گولڈ کوسٹ مغربی افریقہ)

مردم شماری اور مسلمان

۱۹۳۱ء میں ہندوستان کی مردم شماری ہونیوالی ہے مردم شماری کے بعد یہ نتیجہ نکالا جائیگا۔ کہ ہندوستان بھر میں ہر قوم کے کس قدر آدمی زمین ہند پر آباد ہیں۔

حکومت کے انتظام میں، حکومت کی ملازمت میں، میونسپل بورڈ میں، ریلوے میں، ڈسٹرکٹ بورڈ میں اور مختلف شعبوں میں اور محکموں میں قوموں کو حق حاصل ہوگا کہ وہ اپنی آبادی کی مناسبت سے اپنے لئے جگہ حاصل کریں ہندوستان میں کہنے کو تو بہت سی قومیں آباد ہیں لیکن بڑی تعداد میں صرف دو قومیں مشہور ہیں۔

(۱) ہندو (۲) مسلمان

ہندو پڑھے لکھے زیادہ ہیں انھوں نے مسلمانوں سے سو برس پہلے تعلیم شروع کی تھی۔ اور ان کا کوئی وقت ایسا ضائع نہیں ہوا جس سے ان کی قوم میں جہالت کا زور ہوتا مسلمان اول تو سو برس بعد تعلیم پر متوجہ ہوتے ہیں پھر پڑھیں یا نہ پڑھیں کی حجتوں نے ان کو مدتوں تک پریشان رکھا جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوا۔ کہ شہریوں کا ایک حصہ ان میں تعلیم یافتہ ہے جن کی تعداد بہت ہی کم ہے۔ اور شہر کا حصہ جاہل ہی جاہل ہے۔

بڑی چیزیں دو ہیں

مردم شماری میں بڑی چیزیں دو ہیں، ایک قوم اور دوسری زبان، مسلمان نہایت بھولے۔ بہت سیدھے اور بالکل ہی سادہ لوح ہوتے ہیں۔ اکثر تو یہ دیکھا ہے کہ مردم شماری کے زمانہ میں وہ اپنا نام وغیرہ بتانے ہی سے گھبراتے ہیں اور ڈرتے ہیں کہ خبر نہیں کہ یہ کیا بلا ہے وہ مردم شماری کی حقیقت سے ہی واقف نہیں ہوتے اگر پھر بتاتے بھی ہیں، تو ان کا صحیح یا غلط اندراج ان محررول کے اختیار میں ہوتا ہے جو علی العموم اس خدمت پر مامور ہوتے ہیں۔

ہندوؤں کی ہوشیاری

۱۹۰۱ء سے آج تک تین بار مردم شماری ہو چکی ہے اس تیس برس کا تجربہ یہ ہے کہ مردم شماری کے وقت ہندو طرح طرح کی ہوشیاریوں سے کام لیتے ہیں۔

سب سے اول بڑی کوشش تو ان کی یہی ہوتی ہے کہ جاہل مسلمانوں کے ناموں کا غلط اندراج کر کے اسلامی قوم کو گھٹایا جائے۔ بہت سے قصبات اور دیہات میں اس کی بے شمار مثالیں مل سکتی ہیں، بالخصوص ۱۹۲۱ء میں بہت سی شکائتیں اس قسم کی اخباروں میں شائع ہوئی تھیں۔

دوسری کوشش وہ یہ کرتے ہیں کہ مسلمانوں کی مادری زبان بجائے اردو کے ہندی لکھاتے ہیں۔ اور اس طرح وہ مسلمانوں کی خاص زبان اردو کو مٹانا چاہتے ہیں۔

پیش بندیوں کی ضرورت

ضرورت ہے کہ ان ہوشیاروں سے مسلمان ہوشیار رہیں اور ہماری رائے میں ہر شہر اور ہر قصبہ کی اسلامی انجمنیں اس کام کو اپنے ہاتھ میں لیں، اور دیہات میں خصوصی انتظام کریں، اور ہر جگہ مسلمانوں کی قوم اور زبان کا صحیح اندراج کرائیں۔ اس لئے مسلمانوں کو نہایت احتیاط اور ہوشیاری سے اس میدان میں قدم اٹھانے کی ضرورت ہے اگر مسلمان ایک زندہ قوم کی طرح اس ہندوستان میں زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں۔ اگر مسلمان امتیاز قوم کو نمایاں رکھنا چاہتے ہیں۔ اگر مسلمان آئندہ کی ترقیوں میں حصہ لینا اور قدم بڑھانا چاہتے ہیں، اگر مسلمان اپنے کثیر التعداد ہونے کا ثبوت [illegible] دینا چاہتے ہیں، تو اس زریں موقع کو ضائع نہ کریں۔ یہی وقت ہے کام کرنے کا۔ اگر اس وقت تم نے اپنی خدمت قوم انجام دے لی ہے تو آئندہ دس برس تک اس کے بہترین نتائج تم کو فائدہ پہونچائیں گے اور اگر آج تم غافل رہے۔ تم نے بے پروائی برتی تم نے

KHILAFAT LIBRARY

غیر ممالک کے خریدار توجہ فرماویں

حسب ذیل دوستوں کا چندہ اخبار ختم ہے:۔

(۱) جناب عبدالحمید صاحب کجا دو (۲) جناب محمد بشیر خاں نیروبی

۳ جناب اکبر علیخان۔ ممباسہ	۵ جناب عمر حیات خان کلیرو
۶ میسرز دوست محمد برادرز کمپالہ	۷ شیخ عبدالعزیز صاحب کمپالہ
۸ میسرز عبداللہ برادرز۔ کمپالہ	۱۲ جناب محمد حسین نیروبی
۱۳ جناب عبداللہ خان ممباسہ	۱۴ سیٹھ عثمان یعقوب۔ نیروبی
۲۸ جناب میرا بخش ٹھیکیدار کسمو	۳۱ میرزا برکت علی صاحب عبادان
۳۴ ڈاکٹر فضل الدین صاحب کمپالہ	۳۵ ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب چاربار
ڈاکٹر ایل ڈی احمد صاحب کمپالہ	جناب محمد علی صاحب سب انسپکٹر پولیس کیگوما
چودہری محمد عبداللہ صاحب بغداد	ایم اللہ دتا صاحب غنی۔ ممباسہ
سیٹھ حاجی عبداللطیف صاحب بغداد	مولوی محمد نواز خان صاحب بغداد
جناب محمد دین صاحب ڈار کمپالہ	سکرٹری انجمن احمدیہ۔ نیروبی

چونکہ غیر ممالک میں وی پی نہیں جا سکتے۔ میں مشکور ہونگا اگر یہ دوست از راہ کرم اپنا چندہ بدیں اخبار ہذا بذریعہ منی آرڈر بھیجکر مشکور فرماویں گے، نور جس خلوص قلب اور صدق نیت سے سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کے اہم فرائض کو بجا لا رہا ہے اس کی موجودگی میں دوستوں کا یہ فرض ہونا چاہئے، کہ وہ نہ صرف اپنا چندہ ہی باقاعدہ بھیجکر مشکور فرماویں بلکہ نور کی توسیع اشاعت کی طرف بھی خصوصیت سے توجہ دیں ✣

تساہل سے کام لیا۔ تم نے ہندوؤں پر بھروسا کیا۔ تم نے محنت مشقت سے گریز کی۔ تم نے اپنے بھائیوں کا ہاتھ نہ بٹایا۔ تم نے مسلمانوں کی قوم اور زبان کو صحیح صحیح نہ لکھایا، تو آئندہ دس سال میں اس کا بدترین خمیازہ بھی تمھیں بھگتنا پڑے گا۔ مشہور یہ ہے کہ ہندوؤں کی مختلف اقوام میں آریہ مسلمانوں کے سخت مخالف ہیں، دوسرے ہندو سے بیفکر نہ ہو جائیں۔ یہ بات آج سے ۱۰ برس نہیں بلکہ بیس برس پہلے کی ہے جب صرف آریہ مسلمانوں کے مخالف سمجھے جاتے تھے، ۱۹۱۱ء سے ہی ہندو اس راہ میں متحد الخیال ہو گئے ہیں کہ مسلمانوں کو جہاں تک ممکن ہو نقصان پہونچایا جائے۔ ۱۹۲۱ء میں ہم نے ایک طرف ہندو مسلم اتحاد کی چیخ و پکار بھی دیکھی، اور دوسری جانب ہندوؤں کی وہ مسلم کش کارگذاریاں ہمارے پیش نظر ہیں جو بالخصوص مردم شماری کے سلسلہ میں اختیار کی گئی تھیں۔

ضروری تدابیر

بہرصورت اب میں آخر میں اتنا ضرور عرض کردوں کہ مسلمانوں کو کرنا کیا ہے؟

میرے نزدیک :-

(۱) اپنی قوم کا صحیح اندراج ہو۔ اور کوئی جاہل مسلمان ہندو کے پھندے میں پھنس کر غلط کارروائی نہ کر بیٹھے اس کی سخت نگرانی اور احتیاط رکھنا۔

(۲) زبان کے لئے بھی پوری نگرانی رکھنا، کہ اردو کے سوا کسی کی زبان ہندی، گجراتی، مرہٹی۔ اور کچھ اور نہ لکھی جائے۔

(۳) ایک خاص کوشش ہر علاقہ کے مسلمانوں کو کھلے بندوں یہ بھی کرنی چاہئے کہ اسلامی اخبارات اور اسلامی انجمنوں کو اس کی طرف خاص [illegible] چاہئے ان خیالات کی اشاعت میں پوری جدوجہد کی ضرورت ہے نیچ اقوام کو سمجھا کر اس پر راضی کیا جائے، کہ وہ اپنی اصل قوم کا نام درج کرائیں۔ اور اپنے آپ کو ہندو نہ لکھائیں۔ تاکہ ہنود کی غلط مردم شماری کا راز فاش ہو جائے۔ (ماخوذ)

ہندوستان کی مالی اور اقتصادی تباہی

اس وقت ہندوستان میں ہر جگہ اقتصادی حالت نہایت تنزل پر ہے بہت سے کارخانے اور ورکشاپیں بند ہو چکے ہیں اور یا تھوڑے وقت کیلئے کام کر رہے ہیں دوکانداروں کے مال کی فروخت میں کمی واقع ہو گئی ہے اور اس وجہ سے ان کی آمدنی میں تنزل واقع ہو رہا ہے۔ پیداوار کی قیمت کم ہو جانے کی وجہ سے زمینداروں کی آمدنی بھی بہت کم ہو چکی ہے لہٰذا ان کی مالی حالت بہت ابتر ہے اس تشویش ناک حالت کو دیکھ کر لوگ حیران ہیں۔ کہ یہ اقتصادی تباہی کیوں واقع ہو رہی ہے اور بعض کم فہم لوگ یہ کہتے ہوئے بھی سُنے گئے ہیں۔ کہ موجودہ حالت کی ذمہ داری حکومت پر عائد ہوتی ہے مطلب دیکھنا یہ ہے کہ ان حالات کیلئے حکومت کس حد تک ذمہ دار ہے، جہاں تک ہم سمجھ سکے ہیں موجودہ صورت حالات کے صرف دو باعث ہیں۔

اول ایسی وجوہات ہیں جو ساری دنیا کیلئے یکساں ہیں اور دوسرے سول نافرمانی سے پیدا شدہ موجودہ صورت حالات۔ اگر تمام دنیا کے حالات پر غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ تقریباً تمام ممالک میں تجارت کی حالت اچھی نہیں۔ چونکہ ہندوستان اس دنیا کا ہی ایک جزو ہے چونکہ ہندوستان کے تجارتی تعلقات دنیا کے تمام ممالک سے قائم ہو چکے ہیں اس لئے ان وجوہات کا اثر ہندوستان کی مالی و اقتصادی ترقی پر پڑتا ہے اگر دیگر ممالک میں تجارت کی حالت خراب ہو تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ ہندوستان میں بھی وہ کمزوری نمایاں ہوگی۔ اگر بالفرض ہم زراعت کو لیں۔ جو کہ ہندوستان کی سب سے بھاری صنعت ہے تو پتہ لگے گا کہ زراعت کی حالت کیونکر ابتر ہے عام لوگوں کو شاید یہ معلوم نہیں۔ کہ ہندوستان کس حد تک اپنی زراعتی پیداوار غیر ممالک کے پاس فروخت کرتا ہے دوسرے الفاظ میں پیداوار کی قیمتوں کا انحصار کس حد تک دوسرے ممالک کے حالات پر منحصر ہے سال ۲۸-۱۹۲۹ء میں ہندوستان نے خام روئی ۶۶½ کروڑ روپیہ کی مالیت کی برآمد کی اور ۳۲ کروڑ روپیہ کی سن برآمد کی ۹۲½ کروڑ روپیہ کے تخم و روغنیات برآمد کی۔ اور ۳۲½ کروڑ روپیہ کی اجناس خوردنی۔ جس میں زیادہ تر برہما کا چاول شامل ہے برآمد کیا مگر دوسرے ممالک میں جہاں روئی یا تخم روغنیات پیدا ہوتے ہوں قحط پڑ جائے تو قدرتی طور پر ہندوستانی زمینداروں کو فائدہ پہونچیگا۔ کیونکہ اس کو اپنی پیداوار کی زیادہ قیمت وصول ہوگی۔ اور اگر دوسرے ممالک کی پیداوار بیحد زیادہ ہو تو ہندوستانی مال کی مانگ میں بھی اسی قدر کمی واقع ہوگی۔ اور ہندوستانی مال پیدا کرنے والے کو کم نرخ وصول ہوں گے، اسی طرح اگر ساری دنیا کی تجارت بہتر ہو اور وہاں کے لوگ یہ محسوس کریں کہ انھیں زیادہ روپیہ مصارف میں لانا چاہئے۔ اور قدرتی طور پر مختلف اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ ہوگا۔ اس کے برعکس اگر ساری دنیا کی تجارتی حالت ابتر ہو، تو لوگ اپنے اخراجات میں تخفیف کر دینگے۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ تمام اجناس کی قیمتوں میں کمی واقع ہوگی، تو پس ثابت ہوا۔ کہ موجودہ قیمتوں کی کمی کا باعث متذکرہ بالا وجوہات ہی ہیں۔ اس امر کے متعلق ہمیں بیان کرنے کی ضرورت نہیں کہ مختلف اجناس کی قیمتوں میں فی الواقع تخفیف ہو چکی ہے جب پیداوار کی قیمت کم وصول ہو تو زمیندار کی خرچ کرنے کی طاقت بھی کم ہو جاتی ہے۔

KHILAFAT LIBRARY

یہی باعث ہے کہ اس وقت شہروں کی تجارت بھی ابتر ہو رہی ہے کیونکہ جب زمیندار کے پاس پیسہ ہی نہ ہو تو وہ کپڑا اور دیگر اشیاء مستعملہ کیونکر خرید کر سکتا ہے اس لئے اس ابتری کی وجہ سے اقتصادی اور مالی حالت زیادہ خراب ہو جاتی ہے زراعت تو ہندوستان کا ایک بڑا بھاری صیغہ ہے مگر اس کے علاوہ دیگر امور بھی ایسے ہیں، جو اسی طرح سے ملک کی اقتصادی ابتری کے ذمہ دار ہوتے ہیں اس سے واضح ہوگا کہ حکومت ہند کسی طرح سے بھی اس ابتری کی ذمہ دار نہیں اور نہ ہی تجارت کی کمی اور اجناس کی قیمتوں میں تخفیف کو وہ کسی طرح سے روک سکتی تھی، حکومت نے تو برسوں یہ کوشش کی ہے کہ ہندوستان کی تجارت وسعت پذیر ہو۔ اور ہمارے تجارتی تعلقات دیگر ممالک سے قائم ہوں۔ اسی وجہ سے بنکوں کی معرفت ہر قسم کی سہولتوں کا انتظام کیا جا رہا ہے اس اقتصادی اور مالی تباہی کی ذمہ داری جس حد تک کانگریس کی تحریک

KHILAFAT LIBRARY

سول نافرمانی پر عائد کی جا سکتی ہے اس کے متعلق ہم آئندہ اشاعت میں بحث کریں گے۔

انگریز قوم کی کچھ اچھی باتیں

حال ہی میں ایک ہندو جن آٹھ ماہ تک انگلینڈ میں رہنے کے بعد یہاں واپس آئے ہیں، اُن سے ان کے ایک مترنے سوال کیا، کہ کہیئے آپ نے انگلینڈ میں کیا دیکھا اس کے جواب میں اُنھوں نے جو کچھ بتایا، وہ رسالہ "کرانتی" لاہور ماہ اکتوبر ۱۹۳۰ء میں اس پرکار شائع ہوا ہے۔

"آپ نے کہا، میں نے انگریز قوم میں تین بڑے اوصاف دیکھے ہیں۔ (۱) سخت محنت (۲) ایمانداری (۳) تفریح ہفتہ کے چھ دن یہ لوگ خوب محنت کرتے ہیں۔ آپ بازاروں میں دوکانوں میں کہیں بھی چلے جائیے۔ آپ کو سبھی لوگ اپنے اپنے کام میں دل وجان سے مشغول نظر آئیں گے، کسی کو بات تک کرنے کی فرصت نہیں، کوئی فضول گپ شپ مارتا یا کرسی پر اونگھتا نہیں دیکھ پڑتا، عورتیں مرد سب پھرتی کے پتلے بنے ہوئے ہیں، ایک بڑی بات جو میں نے نوٹ کی وہ یہ تھی۔ کہ گذشتہ جنگ یوروپ کے بعد سے دفتروں، دوکانوں ڈاک گھروں، تار گھروں، اور کارخانوں میں اب لڑکیاں ہی لڑکیاں دیکھ پڑتی ہیں۔ مردوں کی وہاں شکل تک دکھائی نہیں دیتی، کسی بڑی دوکان پر چلے جائیے۔ جہاں سو ڈیڑھ سو لڑکیاں کام کرتی نظر آئیں گی۔ وہاں مرد صرف ایک منیجر ہی ملے گا۔ اس کا ایک خاص سبب ہے لڑکی کلرک یا سیلز وومن جہاں ایک پونڈ ہفتہ پر مل جاتی ہے وہاں مرد کلرک دو ڈھائی پونڈ فی ہفتہ سے کم پر نہیں ملتا۔ دوسرے یہ لڑکیاں صفائی اور پھرتی میں مردوں سے کہیں زیادہ اچھی ہوتی ہیں۔ ان کے ضبط یا ڈسپلن کا یہ حال ہے کہ جس دفتر یا دوکان میں سو ڈیڑھ سو لڑکیاں بھی کام کرتی ہیں وہاں آپ کو سوائے قلم کے چلنے یا بوٹوں کی کھٹ کھٹ کے اور کوئی آواز سنائی نہیں دے گی۔ پوری خاموشی ہوگی ہر ایک اپنے کام میں مشغول ملے گی۔

کارخانوں میں بھی عورتیں ہی عورتیں نظر آتی ہیں جن کاموں میں زیادہ جسمانی طاقت کی ضرورت ہوتی تھی وہ اب بجلی کی طاقت سے اپنے آپ ہوجاتے ہیں۔ جسمانی طاقت کا گھمنڈ کرنے والے مرد کی اب ان کیلئے ضرورت نہیں، کڑی محنت کرنے کے باعث انگریز عورتوں کی صحت دن بدن اچھی ہوتی جارہی ہے، ساری قوم کی قوم تندرست اور مضبوط دیکھ پڑتی ہے ہمارے ملک کی عورتیں میموں کے فیشن تو لے لیتی ہیں، مگر محنت مشقت وغیرہ ان کے اوصاف کو لینے کی طرف ان کا دھیان نہیں گیا۔

ایمانداری کا یہ حال ہے کہ ہزاروں پونڈ کے سودے صرف زبانی ہوجاتے ہیں کوئی ان سے پھرتا نہیں، آپ ایک بار کہہ آویں، کہ اس نرخ پر اتنے روپے کا سودا ہوا، پھر خواہ چیز کی قیمت بڑھ جائے، بیوپاری اپنی زبان سے نہیں پھریگا۔ اس بارے میں انگلینڈ کے بیوپاریوں کو ہندوستان کے بیوپاریوں سے بڑی شکایت ہے ہندوستانی لوگ سودا کرکے جھٹ اسے منسوخ کردیتے ہیں اور بمبئی کے لوگوں کے منسوخ کئے ہوئے سودوں کی فہرست انگلینڈ کے بیوپاری پتروں (ٹریڈ اخبارات) میں ہمیشہ چھپتی رہتی ہیں۔ اس لئے اب وہ لوگ ہندوستانیوں پر کم اعتبار کرتے ہیں، ان کے ساتھ سودا کرتے ہوئے بھی وہ جھجکتے ہیں۔

جہاں انگریز لوگ اتنا کام کرتے ہیں وہاں تفریح بھی خوب کرتے ہیں۔ سنیچروار کی ساری رات اور اتوار کا سارا دن یہ لوگ کھیل تماشے اور گانے بجانے میں ہی گذارتے ہیں، اس وقت دنیا کے سبھی جھنجھٹوں اور چنتاؤں کو چھوڑکر یہ پربت یاترا، باغ باغیچوں کی سیر، اور ندی نالوں کی بہار لوٹنے کیلئے گھر سے باہر چلے جاتے ہیں۔ سینما اور ناٹک دیکھتے ہیں، فٹ بال اور کرکٹ کھیلتے ہیں، ان دنوں میں ایسا معلوم پڑتا ہے گویا ان لوگوں کو سوائے موج اڑانے کے اور کوئی کام ہی نہیں، مگر سوموار آتے ہی سب اپنے اپنے کام پر پہلے کی طرح جا ڈٹتے ہیں۔

میں نے پوچھا، ہندوستان میں جس طرح ریل گاڑی میں سوار ہوتے یا اُترتے وقت لوگ دھکم دھکا کرتے ہیں۔ کیا انگلینڈ میں بھی اسی طرح کی لڑائی بھڑائی تک کی نوبت پہنچ جاتی ہے؟

مترنے جواب دیا، وہاں ایسی بات بالکل نہیں وہ ساری کی ساری قوم تربیت یافتہ ہے ٹکٹ خریدتے وقت جو آدمی پہلے آتا ہے وہی پہلے ٹکٹ لیتا ہے جو لوگ پیچھے آتے ہیں۔ اسی سلسلے سے ایک دوسرے کے پیچھے قطار باندھ کر کھڑے ہوجاتے ہیں، یہ قطار کبھی کبھی بہت لمبی ہوجاتی ہے اس کو انگریزی زبان میں "کیو" کہتے ہیں، مگر مجال نہیں کہ کوئی آدمی دوسرے کو دھکا مار کر آپ آگے بڑھنے کی کوشش کرے۔ گاڑی سے اُترتے وقت بھی لوگ اسی طرح اپنے آپ آرام سے اُترتے ہیں۔ شام کو جب دفتر بند ہوتے ہیں، تو کبھی کبھی گاڑیوں میں بڑی بھیڑ ہوجاتی ہے۔ گاڑی کے ڈبوں میں چھت کے ساتھ چمڑے کے لٹکن لگے رہتے ہیں۔ ڈبہ مسافروں سے کچھا کچھ بھرا ہوا ہے لوگ لٹکنوں کو پکڑے چپ چاپ کھڑے ہیں، مگر کیا مجال کہ کوئی دوسرے کو دھکا مار کر آپ جگہ لینے کی کوشش کرے اور ایک کے دوسرے کو چھوتے ہی جھٹ "معاف کیجئے" کا لفظ منہ سے نکل پڑتا ہے، میں نے وہاں کسی کو آپس میں لڑتے اور گالی گلوچ کرتے نہیں دیکھا، دو آدمی آپس میں ناراض ہو بھی گئے۔ تو وہ ایک دوسرے سے منہ پھیر کر چپ چاپ چلے جائینگے۔ یہ نہیں کہ ماں بہن کی گالیاں دینے لگیں دوکان کا مالک ایک کلرک کے کام سے مطمئن نہیں وہ اسے اپنے ہاں رکھنا نہیں چاہتا۔ اب وہ ہمارے ملک کی طرح اس کے ذمے تہمت لگا کر اُسے نوکری سے الگ نہیں کریگا۔ بلکہ وہ اُسے بلا کر کہیگا۔ "دیکھئے آپ نے اب تک اس دوکان کی جو خدمت کی ہے اس کے لئے میں آپ کا مشکور ہوں، لیکن افسوس ہے کہ اب میں اور زیادہ آپ کی خدمات سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ اس لئے آپ اپنا بل دیدیجئے" وہ اپنی تنخواہ کا بل دے دیتا ہے اور روپے لیکر "بہت اچھا دھنیہ واد" کہتے ہوئے چل دیتا ہے کسی طرح کی آپس میں شکر رنجی نہیں ہوتی۔

میں نے پوچھا، انگریز قوم کی اور کونسی بات آپ کو پسند آئی؟ آپ نے جواب دیا۔ انگریز بچوں کو ماں باپ اس ڈھنگ سے شکشا دیتے ہیں کہ چھوٹی سی عمر میں ہی ان کی لیاقت بہت بڑھ جاتی ہے ایک دن میں اپنے ایک دوست کے ساتھ موٹر میں جا رہا تھا۔

(بقیہ مضمون بر صفحہ ۱۳ کالم ۲ ملاحظہ ہو)

ضروری اطلاع

KHILAFAT LIBRARY

جن دوستوں کا چندہ اخبار دسمبر تک ختم ہوتا ہے یکم دسمبر کو ان کے نام وی پی ہوں گے، ان کے اسماء معہ نمبر خریداری درج ذیل ہیں۔ اگر کسی صاحب کو آئندہ سال کیلئے نور کا ساتھ دینا منظور نہ ہو۔ تو وہ ۲۷ نومبر ۱۹۳۰ء سے قبل دفتر نور میں اطلاع دیدیں۔ یہ امر نہایت معیوب بلکہ اخلاق کش ہے کہ باوجود پیشتر اطلاع دینے کے بھی اپنی منشاء سے اطلاع نہ دینا اور پھر وقت پر وی پی واپس کردینا۔ میرے کہنے کی ضرورت ہی نہیں یہ تو اپنے اور بیگانے سب مانتے ہیں کہ

ہندوستان بھر میں سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کے اہم فرائض کو بجالانے والا

نور" ایک ہی تبلیغی پرچہ ہے ۔ ایسے تبلیغی پرچہ کی مدد کرنا گویا اپنی مدد آپ کرنے کے مصداق ہے۔ اور پھر جب اڈیٹر نور قرآن پاک کے گورمکھی ترجمہ کو مکمل کر کے فرقان حمید کے ہندی ترجمہ میں مصروف ہے۔ تو دوستوں کا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ وہ کم ازکم مجھے اخبار کے بوجھ اور تفکرات سے بے فکر کردیں۔ اور اس کی یہی صورت ہے کہ وقت پر اپنا وی پی وصول کریں۔ اور توسیع اشاعت کی طرف عملی توجہ دیں۔

۱ع چوہدری محمد عبداللہ صاحب نمبردار
۲ع خانبہادر مولوی غلام حسن خانصاحب
۳ع خانبہادر میرزا غلام صمدانی خانصاحب
۴ع منشی محمد حبیب الرحمان صاحب
۶ع خانبہادر مولوی غلام محمد صاحب
۷ع مولوی عبدالعزیز صاحب
۸ع جناب محمد موسیٰ رضا صاحب
۹ع سید ضیاء الحق صاحب
۱۰ع جناب محمد کلن خاں صاحب
۱۱ع منشی برکت علی خاں صاحب
۱۲ع شیخ محمد اسماعیل صاحب
۱۳ع منشی عبدالرحمان صاحب

۱۴ع ملک غلام حیدر صاحب
۱۵ع اخوندزادہ محمد اکبر خانصاحب
۱۶ع جناب نواب اکبر یار جنگ صاحب بہادر
۱۸ع مولانا محمد ابوالحمید صاحب
۲۰ع حاجی میراں بخش صاحب
۲۱ع چودھری غلام احمد خانصاحب
۲۲ع جناب محمد رمضان علی صاحب
۲۵ع مولوی انوار حسین خانصاحب

۲۷ع شیخ محمد حسین صاحب
۲۸ع منشی طفیل احمد صاحب
۳۰ع چوہدری فضل الدین صاحب

۳۳ع اخوندزادہ محمد افضل خانصاحب
۳۵ع سیٹھ اسماعیل آدم صاحب
۳۹ع میرزا نصراللہ بیگ صاحب
۴۰ع جناب محمد احسان الحق صاحب
۴۱ع سید محی الدین احمد صاحب
۴۲ع مولوی احمد علی صاحب
۶۲ع شیخ مولا بخش صاحب
۶۳ع چوہدری غلام حیدر صاحب
۶۴ع منشی غلام حیدر صاحب
۶۵ع جناب عبدالحمید صاحب
۷۳ع کے بی ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب
۷۶ع چوہدری حیات محمد صاحب
۹۱ع بابو محمد شفیع صاحب
۹۲ع نواب محمد عبداللہ خاں صاحب
۹۳ع بابو محمد عالم صاحب
۹۶ع بابو محمد اسماعیل صاحب
۹۷ع حافظ عبدالرحمٰن صاحب
۱۰۰ع ڈاکٹر عبدالمجید صاحب
۱۰۱ع مولوی قدرت اللہ صاحب
۱۰۲ع منشی فضل الدین صاحب
۱۰۳ع سید محمد عقیل صاحب
۱۰۴ع بابو محمد اسماعیل صاحب
۱۰۵ع میاں محمد شریف صاحب
۱۱۵ع منشی فتح محمد صاحب
۱۱۶ع بابو ثناء اللہ صاحب
۱۳۳ع ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب
۱۳۴ع ملک عزیز احمد صاحب
۱۳۵ع ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب
۱۴۳ع جناب محمد یعقوب صاحب
۱۴۴ع خان محمد دلاور خاں صاحب
۱۴۸ع بابو خواص خاں صاحب
۱۵۱/۱۴۳ع جناب محمد یعقوب صاحب
۱۶۸ع منشی مہر الدین صاحب
۱۷۰ع سید صادق علی صاحب

۱۸۱ع ملک سردار خاں صاحب
۱۹۲ع بابو اعجاز حسین صاحب
۱۹۳ع ڈاکٹر خواج احمد صاحب
۱۹۴ع جناب احمد اللہ خانصاحب
۲۰۰ع قریشی عبدالمجید صاحب
۲۰۱ع چوہدری فقیر محمد صاحب
۲۰۲ع کیپٹن ایس ایچ یوشاہ صاحب
۲۰۴ع شیخ محمد شفیع صاحب
۲۰۸ع ڈاکٹر علی گوہر خاں صاحب
۲۱۰ع جناب محمد یوسف علی صاحب
۲۱۱ع میرزا محمد صادق صاحب
۲۱۵ع شیخ رشید احمد صاحب
۲۱۸ع چوہدری حیات محمد صاحب
۲۲۳ع شیخ محمد غوث صاحب
۲۳۲ع ڈاکٹر گوہر الدین صاحب
۲۳۵ع ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب
۲۳۸ع جناب محمد نواب خانصاحب
۲۵۸ع منشی احمد دین صاحب
۲۵۹ع میرزا غلام سرور صاحب
۲۶۰ع منشی محمد عثمان صاحب
۲۶۱ع ایم فتح محمد صاحب احمدی
۲۶۴ع بابو محمد ابراہیم صاحب
۲۶۶ع شیخ گلاب الدین صاحب
۲۶۷ع محمد عبداللہ خان صاحب
۲۷۷ع ایم عابد شریف صاحب
۲۷۹ع محمد اقبال حسین صاحب
۲۸۴ع ملک سلطان محمد خانصاحب
۲۸۹ع ایم محمد اسحاق صاحب
۲۹۱ع سید محمد علی شاہ صاحب
۲۹۲ع رسالدار محمد یعقوب خانصاحب
۲۹۷ع شیخ محمد ابراہیم صاحب
۳۰۰ع میاں غلام حسین صاحب
۳۰۱ع ملک محمود خاں صاحب
۳۰۳/۱۶۹ع سکرٹری صاحب سنگھ سبھا

۳۰۴ع مولوی محمد علی صاحب
۳۰۶ع قاضی محمد شفیق صاحب
۳۰۷ع چودھری نصراللہ خاں صاحب
۳۳۷ع بابو عبدالغفور صاحب
۳۴۸ع بابو عبدالغنی صاحب
۳۴۹ع شیخ عبداللہ و شیخ غلام محمد صاحب
۳۵۰ع ڈاکٹر شیر محمد صاحب عالی
۳۶۱ع ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب
۳۶۲ع ماسٹر محمد اسمٰعیل صاحب
۳۶۸ع منشی احمد حسین و فضل حسین
۳۷۱ع صوفی فضل الٰہی صاحب
۳۷۸ع شیخ محمد حسین صاحب احمدی
۳۹۰ع سیٹھ جی ابراہیم صاحب
۳۹۱ع میسرز فاضل برادرز
۳۹۲ع سید ظہور اللہ احمد صاحب
۳۹۶ع ملک حبیب اللہ خاں صاحب
۴۰۳ع حکیم محبوب الرحمٰن صاحب
۴۰۹ع ہیڈ ماسٹر صاحب خالصہ سکول
۴۱۰ع چوہدری علی بخش صاحب
۴۱۹ع شیخ غلام محمد صاحب ای اے سی
۴۳۱ع ڈاکٹر ایچ اے یوسف زئی
۴۳۸ع ایم عبدالرحمان صاحب
۵۰۳ع منشی محمد عبداللہ صاحب
۵۰۵ع میرزا احمد بیگ صاحب
۵۰۶ع کے ڈی سیٹھ عبدالغفور صاحب
۵۱۶ع چوہدری محمد حسین صاحب
۹۸ع سید عزیز اللہ شاہ صاحب
۵۳۰ع قاضی محمد یوسف صاحب
۵۳۱ع پیر محمد زمان شاہ صاحب
۵۳۲ع مولوی غلام ربانی صاحب
۵۳۴ع منشی محمد نصیب صاحب
۵۳۷ع بابو غلام محی الدین صاحب
۵۴۰ع سید حسین صاحب
۵۴۲ع مولوی محمد عبدالغفار صاحب

۵۴۵ع حاجی محمد زرین صاحب
۵۴۶ع جناب عباس علی صاحب
۵۵۲ع نواب سید محمد رضوی صاحب
۶۱۸ع سید عبدالرشید صاحب
۶۲۱ع مولوی احمد شریف صاحب
۶۲۴ع مولوی محمد عبدالعزیز صاحب
۶۲۶ع مدرس۔ مدرسہ بہاگووال
۶۳۶ع جناب حبیب الرحمٰن صاحب
۶۳۸ع شیخ الٰہی صاحب
۶۳۹ع صوبیدار ملک فتح محمد صاحب
۶۴۳ع جناب شہزاد علیخاں صاحب
۶۴۹ع حوالدار محمد حسین صاحب
۶۵۰ع جناب غلام حسین صاحب
۶۵۳ع جناب مومن حسین صاحب
۶۵۶ع مولوی محمد عثمان صاحب
۶۵۹ع چوہدری محمد شریف صاحب
۶۶۰ع جناب محمد رمضان خان صاحب
۶۶۲ع سردار محمد عبدالخالق صاحب
۶۶۵ع جناب عبدالعزیز صاحب احمدی
۶۶۷ع جناب سعد اللہ خان صاحب
۶۷۸ع صوبیدار لال محمد صاحب
۴۴۱ع جناب محمد اکرم خان صاحب
۴۶۰ع میسرز صادق برادرز
۴۶۶ع ایم عبداللطیف صاحب
۴۷۱ع جناب محمد عالم صاحب
۴۷۷ع جناب سراج الحق صاحب
۱۸۵ع منشی عظیم اللہ صاحب
۱۸۶ع سید لال شاہ صاحب
۱۸۷ع غضنفر علی شاہ صاحب
۱۸۸ع ایم برکت علی خان صاحب
۱ع جناب فتح محمد صاحب
۳ع منشی محمد علی صاحب
۴ع میر عمر خطاب صاحب
۵ع مولوی مبارک علی صاحب

۶ ۲۷ چوہدری ابوالہاشم صاحب
۸ ۲۷ چوہدری عبدالرحمان صاحب
۴۰ ۲۷ مولوی عبدالرشید صاحب
۱۱ ۲۷ جناب عبدالرحیم صاحب
۱۳ ۲۷ مولوی ایوب علی صاحب
۱۵ ۲۷ میاں محمد شریف صاحب
۱۶۴ ۲۷ ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب

ایک اور ضروری اطلاع

نیچے ان دوستوں کے نام درج ہیں جو ایک ایک دو دو دفعہ ڈاک خانہ میں وی پی بمد امانت رکھوا کر واپس کر چکے ہیں اور ان کے بمد امانت رکھوا کر واپس کرنے سے دفتر یہی سمجھتا رہا ہے کہ ان دوستوں کی وی پی وصول کرنے کی نیت ضرور تھی - مگر وقت پر دام میسر نہ آنے پر محکمہ ڈاک نے وی پی واپس کر دیئے - اب ان دوستوں کے نام یکم دسمبر کو پھر وی پی ہوں گے ، اگر کسی صاحب کو وی پی کی وصولی میں کوئی عذر ہو تو وہ ۲۷ نومبر سے قبل ضرور دفتر میں اطلاع دے دیں - ورنہ اس کے بعد وی پی وصول کرنا ان دوستوں کا اخلاقی فرض ہو جائیگا -

KHILAFAT LIBRARY

۱۵۹ ۲۷ میرزا محمد جمیل بیگ صاحب
۱۷۴ ۲۷ مستری محمد عالم صاحب
۶۱ ۲۷ ڈاکٹر معراج الدین صاحب
۳۲۶ ۲۷ مولوی محمد موسیٰ صاحب
۳۰۶ ۲۷ قاضی محمد شفیق صاحب
۱۱۱ ۲۷ میر اسحاق علی صاحب
جناب مولوی عبداللطیف صاحب پروفیسر
۱۱۸ ۲۷ ڈاکٹر محمد دین صاحب
۱۶۷ ۲۷ پرنسپل صاحب سکھ مشنری کالج
۲۹۷ ۲۷ شیخ محمد ابراہیم صاحب
۴۵ ۲۷ شیخ حسن صاحب
۲۶ ۲۷ منشی محمد یوسف صاحب
۱۴۲ ۲۷ منشی محمد اسماعیل صاحب
حکیم محمد قاسم صاحب
۱۱۸ ۲۷ بابو قمر الدین صاحب
۱۴۱ ۲۷ حافظ عبدالعلی صاحب
۱۲۹ ۲۷ منشی عبداللہ خاں صاحب
حکیم ابوطاہر محمود احمد صاحب
۸۰ ۲۷ نیجر صاحب احمدیہ زننگ روم
۱۳۸ ۲۷ جناب محمد عزیز اللہ صاحب
۸۷ ۲۷ سیٹھ علی محمد اللہ رکھا صاحبان

بقیہ مضمون صفحہ ۱۱

موٹر راستہ میں خراب ہوگئی - میرا دوست خود بڑا اچھا کاریگر اور انجینئر تھا ، موٹر کو کھڑی دیکھ کر ایک نو برس کا لڑکا ہمارے پاس آکر کہنے لگا - میں بتاؤں موٹر میں کیا خرابی ہے - اس کا پسٹن خراب ہوگیا ہے اتنا کہتے ہی اس نے پسٹن کو ہلانا شروع کیا - میرے دوست نے کہا نہیں پسٹن تو ٹھیک ہے مگر تیل ٹھیک نہیں آرہا ہے - خیر جانچ کرنے پر میرے دوست کی ہی بات ٹھیک نکلی - مگر جس اتم وشواس کے ساتھ نو برس کے اس لڑکے نے ہم سے پوچھا اور موٹر کے پرزوں کو دیکھنا شروع کیا ، اُس کا مجھ پر بڑا اثر ہوا - ہندوستان میں ہمارے نو برس کے لڑکوں کو تو کیا پچیس پچیس برس کے نوجوانوں کو بھی موٹر کی مشینری کا علم نہیں -

آپ نے اور سُنایا - جس انگریز کے گھر میں مَیں رہتا تھا ، اُس کا تین برس کا ایک بچہ تھا ، ایک دن وہ کاغذ کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا میرے پاس لے آیا - اس پر سیاہی سے یونہی اِدھر اُدھر لکیریں کھینچی ہوئی تھیں - وہ مجھ سے آکر کہنے لگا - میں نے آج ایک لیکھ لکھا ہے - میں نے پوچھا کس مضمون پر ؟ اس نے کہا بلی پر - میں نے کہا - کہاں ہے ؟ اس نے وہ لکیروں والا کاغذ مجھے دکھلا دیا - اتنے میں اس کی ماں نے کہا ، اپنا لیکھ پڑھ کر سناؤ - اب وہ پڑھنے لگا - " یہ بلی ہے - یہ سفید بلی ہے - اس کی چار ٹانگیں ہیں - اس کے ایک پونچھ ہے یہ دودھ پیتی ہے - اس کی کھال بڑی نرم ہے وغیرہ " مَیں سُن کر حیران رہ گیا - تین برس کا بچہ جو ابھی لکھنا بھی نہیں جانتا - زبانی ہی بلی کے متعلق کیسے اچھے فقرے استعمال کر رہا ہے "

کریلے کے چند فوائد

بطور دوا استعمال کیا ہوا کریلہ جس قدر فائدہ مند ہے اس قدر فائدہ اس سے حاصل نہیں کیا جاتا ، اور عام طور پر اسے پکا کر روٹی کے ساتھ کھانے کی معمولی سبزی سمجھا جاتا ہے اس میں گُن تو بہت سے ہیں لیکن ان میں سے یہاں صرف چند گنوں کا ذکر کیا جاتا ہے - امید ہے کہ احباب اس سے فائدہ اٹھائینگے -

(۱) بیج نکالکر کا ٹکر خشک کیا ہوا کریلہ ایکتولہ اگر تر و تازہ ہو تو دو تولہ لیکر آدھ سیر پانی میں جوش دیں جب آدھ پاؤ پانی باقی رہے تب چھانکر اسمیں ایکماشہ نمک ملاکر گرم گرم پلانے سے بچہ پیدا ہونے میں رکاوٹ دور ہو جاتی ہے یعنی جس عورت کو مدت حمل پورا ہونیکے بعد تکلیف ہو رہی ہو اور بچہ باہر نہ آتا ہو یا موڑھ گربھ ہو گیا ہو تو اسکے استعمال سے دس پندرہ منٹ کے اندر اندر ہی بغیر کسی تکلیف کے بچہ پیدا ہو جاتا ہے - ایسی حالت میں جبکہ بچہ پیدا ہونے میں رکاوٹ پیدا ہو گئی ہو اور عورت مارے درد کے سخت تکلیف میں ہو ، آجکل لوگ خصوصاً مغربی تہذیب کے دلدادہ لوگ جس قدر دوڑ دھوپ کرتے ، پریشان ہوتے ، اور بے دریغ روپیہ لٹاتے ہیں وہ کسی سے پوشیدہ نہیں -

اگر ان لوگوں کو گھر کی کچھ بھی عقل ہو اور اپنے ملک میں پیدا شدہ ادویات پر شردھا ہو تو اس تکلیف سے کوڑیوں میں چھٹکا ہو سکتا ہے -

(۲) کریلہ کے بیج نکال کر باقی حصہ کو سایہ میں خشک کر کے باریک پیسکر کپڑ چھان کریں - اور ایک ایک تولہ صبح و شام تازہ پانی کے ساتھ کھلائیں - مدھومیہ یا ڈیابیٹس دور ہو جاتا ہے -

(۳) اسی طرح یا پانی کی جگہ چھاچھ کے ساتھ استعمال کرانے سے پیٹ کے کیڑے دور ہو جاتے ہیں -

(۴) کریلہ کے ایک تولہ سفوف کو آدھ سیر پانی میں جوش دیں - اور آدھ پاؤ پانی باقی رہنے پر چھان کر صبح اسی طرح شام کے وقت پلانا ، موسمی بخار (ملیریا) کو دور کرتا ہے اس سے چڑھا ہوا بخار اتر بھی جاتا ہے اور دوبارہ چڑھنے سے رک بھی جاتا ہے

(۵) اسی طرح استعمال کرانے سے بڑھی ہوئی تلی ٹھیک ہو جاتی ہے -

(۶) تر و تازہ کریلہ بیج دور کر کے ایک تولہ لیں اور اُسے آدھ پاؤ پانی میں رگڑ اور چھان کر صبح و شام پلائیں اس سے پانڈ روگ (ضعف جگر) اور کاملا (یرقان) دور ہو جاتے ہیں -

(۷) ایک ایک تولہ سفوف کریلہ صبح و شام پانی کے ساتھ کھلانا - آتشک و دیگر خرابی خون کو دور کرتا ہے -

(۸) ایک چھٹانک خشک کریلہ کو کوٹ کر ایک سیر پانی میں جوش دیں - اور آدھ سیر پانی باقی رہنے پر چھان لیں اس کے ساتھ زخموں کو دھونے سے زخم صاف ہو جاتے اور جلدی بھر جاتے ہیں

KHILAFAT LIBRARY

حیرت انگیز رعایت

جو لوگ اپنے خطوط ۱۴ اور ۱۵ ار نومبر کو ڈاکخانہ میں ڈالینگے
انھیں ایک روپیہ کی چیز آٹھ آنے میں ملیگی

یہ مجرب اور مفید ادویات جن کے متعلق جناب منیجر صاحب الفضل اپنے اخبار ۲۹ ر جون ۲۶ء کے اشو میں لکھتے ہیں کہ "ہمیں سے بعض احباب نے ادویا کا میں نے تجربہ کیا مفید پائی گئیں، اور یہ امر موجب خوشی ہے کہ شیخ محمد یوسف صاحب کسی دوائی کا اشتہار نہیں دیتے جب تک مختلف آدمیوں پر اسے آزما کر مفید ہونے کا اطمینان نہ حاصل کرلیں، امید ہے کہ احباب کرام بھی ادویات مشتہرہ سے فائدہ اٹھائیں گے۔"

کیونکہ موسم سرما شروع ہے، اکسیر اعظم اور اکسیر البدن کے استعمال کیلئے یہ موسم بہت اچھا ہے، اور نیز ان ادویات کی شہرت اور یہ یقین دلانے کیلئے کہ درحقیقت یہ ادویات اپنے فواید میں عجیب و غریب ہیں، وہ لوگ جن کی درخواستیں ٹھیک ۱۴ اور ۱۵ ار نومبر کو ڈاکخانہ میں ڈالی جائیں گی، انھیں آٹھ آنے فی روپیہ رعایت پر یہ مفید اور مجرب ادویات ملیں گی، محض ان ادویات کی شہرت کیلئے یہ حیرت انگیز رعایت دی جارہی ہے، کیونکہ ہمیں یہ یقین ہے کہ جو صاحب ایک دفعہ بھی ہم سے معاملہ کریں گے وہ انشاءاللہ ہمیشہ کیلئے ہمارے گاہک بن جائیں گے، ورنہ اس قیمت پر تو کارخانہ کا اصل خرچ بھی پورا نہیں ہوتا، پھر لطف یہ کہ اگر خدا نخواستہ فائدہ نہ ہو، تو اپنی قیمت واپس لو، اب اس سے بڑھکر اور کیا تسلی ہوسکتی ہے۔

موتی سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے

اس سرمہ پر ڈاکٹر شیفتہ اور حکماء فریفتہ ہیں اور بوقت ضرورت بذریعہ تار منگواتے ہیں، ضعف بصر - ککرے - جلن - پھولا - جالا - خارش چشم - پانی بہنا - دھند - غبار - پڑبال - ناخونہ - گوہانجنی، رتوند، ابتدائی موتیا بند - غرضیکہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے اس کا روزانہ استعمال آنکھوں کی بصارت کو تیز کرتا اور جملہ امراض سے آنکھوں کو محفوظ رکھتا ہے جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس کا استعمال رکھینگے وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پائیں گے، قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے، محصولڈاک علاوہ

حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ و سکرٹری مقبرہ بہشتی تحریر فرماتے ہیں۔ "میرے گھر اس سے قبل بہت سے قیمتی سرمے استعمال کئے گئے مگر کچھ فائدہ نہ ہوا، لیکن آپ کے سرمہ سے ان کی آنکھوں کی سب بیماری اور کمزوری دور ہوگئی اور ان کی نظر بچپن کے زمانہ کی طرح بالکل ٹھیک اور درست ہوگئی، اس پر میں آپکو مبارکباد دیتا ہوں اور بدوں آپکے کہنے کے محض فائدہ عام کیلئے ان الفاظ کو اس غرض کے واسطے آپ تک پہونچاتا ہوں کہ اسے ضرور شائع کریں تاکہ دوسرے لوگ بھی اس مفید ترین چیز سے مستفیض ہوں۔"

اکسیر البدن دنیا میں ایک ہی مقوی دوا ہے

اکسیر البدن جملہ دماغی، جسمانی و اعصابی کمزوریوں کے دور کرنے کا ایک ہی علاج ہے کمزور کو زور آور اور زور آور کو شاہ زور بنانا اس پر ختم ہے اس کے استعمال سے کئی ناتوان اور گئے گذرے انسان از سر نو زندگی حاصل کرچکے ہیں اگر آپ بھی عمدہ صحت پاکر پر لطف زندگی حاصل کرنا چاہتے ہیں، تو آج ہی اکسیر البدن کا استعمال شروع کردیں۔

ایک ماہ کی خوراک کی قیمت پانچروپے - محصولڈاک علاوہ -

جناب شیخ یعقوب علی صاحب اڈیٹر "الحکم" اکسیر البدن کے متعلق تحریر فرماتے ہیں "مکرمی شیخ محمد یوسف صاحب (موجد اکسیر البدن) السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں نہایت مسرت اور شکرگذاری کے جذبات سے لبریز دل لیکر آپکو یہ لکھ رہا ہوں کہ میرے بیٹے عزیز یوسف علی کو پیشاب میں شکر وغیرہ آنے کی شکایت تھی، اس نے مجھے ولایت سے خط لکھا، میں نے آپ سے اکسیر البدن کی شیشی لیکر بھیجدی، اس تازہ ڈاک میں جو اس کا خط آیا، میں اس کا اقتباس بھیجتا ہوں، وہ لکھتا ہے کہ

"میری صحت جیسا کہ میں نے پہلے لکھا تھا، کہ مجھے پیشاب میں شکر وغیرہ آتی ہے اب خدا کے فضل سے بالکل آرام ہوگیا ہے۔ اور اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ وہ جو آپ نے ایڈیٹر صاحب نور والی دوائی اکسیر البدن بھیجی تھی، میں نے استعمال کرنی شروع کردی جس سے پیشاب کی شکایت بالکل رفع ہوگئی - الحمدللہ! اب پیشاب بالکل صاف اور تندرستی کا آتا ہے بھوک خوب لگتی ہے، جو کھاؤں سو ہضم، چہرہ پر بشاشت اور جسم میں چستی، غرضیکہ ایک جوانی کا آغاز پاتا ہوں، نہایت اعلیٰ دوا ہے، ایک شیشی اور روانہ کردیں،

شیخ صاحب! مجھے عزیز یوسف علی کے اس خط سے بہت ہی خوشی ہوئی، اور یہ دوسری مرتبہ اکسیر البدن نے میرے لخت جگر پر اپنا بے نظیر اثر کیا ہے میں جب خود ولایت میں تھا تو عزیز محمد داؤد کو اس کا استعمال کرایا، اس کی صحت مخدوش تھی، اور امراض پھیپھڑے کا خدشہ تھا، مگر خدا نے اکسیر البدن کے ذریعہ اسے ان خطرات سے بچالیا، اب میرے دوسرے بیٹے پر اس نے اعجازی اثر کیا ہے، میں اس ایجاد پر آپ کو مبارکباد دیتا ہوں اور اس نافع الناس دوا کیلئے خدائے تعالیٰ آپ کو اجر عظیم دے، یہ دوائی فی الحقیقت اکسیر البدن ہے، اور میں ہر شخص کو اس کے استعمال کی تحریک کرنے میں دلی مسرت محسوس کرتا ہوں۔"

اکسیر اعظم

اس کا اثر اخیر عمر تک رہتا ہے، یہ ایک لاثانی چیز ہے جس کی موجودگی نے طبی دنیا میں ایک نئی روح پھونک دی ہے، مفصلہ ذیل نئی اور پرانی بیماریوں میں اس کا اثر فوری اور مستقل ہے، ضعف دل و دماغ و اعصاب، ضعف بصر، ضعف ہاضمہ، اعصابی درد

نزلہ۔ دردسر۔ شقیقہ، بے خوابی۔ مسوڑہوں سے خون کا آنا۔ منہ سے پانی جاری رہنا۔ دانتوں کا درد۔ آواز کا بیٹھ جانا۔ دمہ۔ پرانی کھانسی۔ منہ سے خون کا آنا۔ ڈکاروں کی کثرت معدہ کی ترشی۔ قبل از وقت بالوں کا سفید ہو جانا۔ پیشاب کی کثرت۔ ذیابیطس سرعت خرابی خون وغیرہ کیلئے یہ تریاق آخری اور یقینی علاج ہے۔ مستورات کے امراض بانجھ پن اور جریان الرحم کیلئے بھی بہت مفید ہے یہ نسخہ پورے ایک سال میں تیار ہوتا ہے۔

قیمت پوری خوراک۔ نو روپے آٹھ آنے (للعہ) محصولڈاک علاوہ۔

KHILAFAT LIBRARY

اکسیر معدہ

ہیضہ بدہضمی۔ کمی بھوک، درد شکم۔ اپھارہ۔ باؤگولہ، پیٹ کا گڑگڑانا۔ کھٹی ڈکاریں، قے، جی کا متلانا۔ جگر و تلی کا بڑھ جانا۔ سر چکرانا۔ کرم شکم۔ قبض۔ اسہال۔ ریاح۔ کھانسی دمہ کیلئے تیر بہدف ہے۔ دودھ، گھی، انڈے۔ بالائی۔ مکھن وغیرہ مرغن غذائیں ہضم کرنیکا بہترین ذریعہ ہے۔

دماغ، حافظہ، ذہن کو تقویت دینے، کمزور اور دماغی کام کرنیوالوں کیلئے بے نظیر ہے۔ قیمت فی شیشی جو کئی ماہ کیلئے کافی ہے۔ صرف دو روپے۔ محصولڈاک علاوہ

جناب ایڈیٹر صاحب فاروق اکسیر معدہ کے متعلق لکھتے ہیں کہ: "کچھ دن گذرے میں نے جناب سے اکسیر معدہ اپنے ذاتی استعمال کیلئے لی تھی۔ ان دنوں مجھے نفخ شکم اور پیٹ میں ہر وقت بوجھ رہنے کی شکایت تھی۔ اس اکسیر کے استعمال سے خدا نے مجھے بہت جلد صحت دی اور میری تمام معدہ اور شکم کی شکایت رفع ہو گئی۔ اس کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے کام میں برکت دے"

موتی دانت پوڈر

ڈاکٹروں کا یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ میلے اور خراب دانت جملہ امراض کا گھر ہیں یہ پوڈر نہ صرف یہی کہ دانتوں کو موتیوں کی طرح چمکا کر، بدبوئے دہن کو دور کر کے پھولوں کی سی مہک پیدا کریگا۔ بلکہ انہیں فولاد کی طرح مضبوط بنا کر جملہ امراض دنداں گوشت خورہ، خون یا پیپ کا آنا وغیرہ سے نجات دیگا۔ قیمت دو اونس کی شیشی ایک روپیہ۔ محصولڈاک علاوہ

ہیڈ ماسٹر صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول کی رائے

جناب مولوی محمد دین صاحب بی اے۔ سابق مسلم مشنری امریکہ حال ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی اسکول قادیان لکھتے ہیں کہ:-

"میں نے یہ موتی دانت پوڈر استعمال کیا، علاوہ دانتوں کو سفید اور صاف رکھنے کے یہ مسوڑہوں کے عوارض کے لئے بھی بہت مفید ہے"

اکسیر دردسر

یہ نامراد مرض مریض کو ماہی بے آب کی طرح تڑپاتا ہے جن لوگوں کو بدقسمتی سے اس کا دورہ ہوتا ہے وہی خوب جانتے ہیں کہ یہ مرض کس قدر وبال جان ہے ہماری اس جادو اثر دوا سے بفضل خدا دو منٹ کے اندر اندر قطعی آرام ہو جاتا ہے دوا کیا ہے ایک معجزہ ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ آٹھ آنے (جو مدت کیلئے کافی ہے) محصول ڈاک علاوہ۔

قبض کشا گولیاں

اول تو کبھی کبھار کی قبض بھی بہت تکلیف دہ ہے۔ اور پھر دائمی قبض سے تو خدا کی پناہ۔ اگر آپ کا معدہ صاف ہے تو سمجھو کہ آپ تندرستی کی گود میں کھیل رہے ہیں ورنہ یہ مسلمہ امر ہے کہ قبض سب بیماریوں کی ماں ہے ایک دن گھر کا پاخانہ صاف نہ ہو تو تمام گھر کی فضا اس قدر بدبودار ہو جاتی ہے کہ ناک میں دم آجاتا ہے، یہی حال آپ معدہ کا سمجھئے، اگر ایک روز بھی کھلکر اجابت نہ ہو تو تمام معدہ متعفن ہو جاتا ہے اور متعفن معدہ ہی ہر ایک بیماری کی جڑھ ہے۔ قبض کشا گولیاں کیا ہیں گویا معدہ کی جھاڑو ہیں، ان کا دائمی استعمال سمجھو کہ صحت کا بیمہ ہے۔

ایک سو گولی کی قیمت صرف دو روپے۔ محصولڈاک علاوہ۔

اکسیر جریان

اس نامراد موذی مرض سے بڑھ کر اور کوئی خطرناک روگ نہیں، یہ اندر ہی اندر گھن کی طرح انسانی صحت کا ستیاناس کر دیتا ہے۔ سر میں درد، چہرہ زرد طبیعت سرد، ہاتھ پاؤں پھولے ہوئے، دل اکتایا ہوا، بھوک مری ہوئی غرضیکہ یہ نامراد بیماری انسان کو زندہ درگور بنا دیتی ہے۔ ہم نے سالہا سال کے تجربہ کے بعد اس موذی مرض سے نجات حاصل کرنے کیلئے ایک مجرب نسخہ ایجاد کیا ہے اگر اس کی قیمت عـــ۵ــہ بھی رکھی جاتی تو بھی تھوڑی تھی۔ مگر محض پبلک کی ہمدردی کی خاطر اس کی قیمت صرف تین روپے مقرر کی جاتی ہے محصول ڈاک علاوہ۔

نوٹ:- جس صاحب کا آرڈر بعد از منہائی رعایت بیس روپے کا ہوگا انھیں محصولڈاک بھی معاف رہیگا۔ غیر ممالک میں ڈاک دیر سے پہونچتی ہے ان کیلئے بجائے ۱۴ر و ۱۵ر نومبر کے ۱۴ر و ۱۵ر دسمبر کی تاریخیں ہوں گی۔

چونکہ غیر ممالک میں وی پی نہیں جا سکتا۔ اس لئے غیر ممالک کے اصحاب کو آرڈر دیتے وقت رقم ادویات اور محصولڈاک معہ پیکنگ ایک روپیہ آٹھ آنے فی پونڈ بذریعہ منی آرڈر پیشگی بھیجنا چاہیئے۔

ملنے کا پتہ

منیجر نور اینڈ سنز
نور بلڈنگ۔ قادیان
ضلع گورداسپور (پنجاب)

تبلیغ کے لئے بے نظیر کتابیں

KHILAFAT LIBRARY

جس نے بھی ان بہترین تبلیغی کتب کا مطالعہ کیا وہ گرویدہ ہوگیا

ہندو دھرم کی حقیقت

یعنی سناتن دھرم پر ایک تنقیدی نظر۔ آج تک مسلمانوں کی طرف سے اس مذہب کے متعلق بہت ہی کم لٹریچر مہیا کیا گیا ہے حالانکہ یہ لوگ آریوں کی نسبت اسلام کے قریب ہیں اس لئے اس قابل قدر کتاب نے ایک بڑی بھاری ضرورت کو پورا کیا ہے اس معرکۃ الآرا کتاب میں حسب ذیل مضمون ہیں (۱) ویدوں کی حقیقت (۲) کیا وید الہامی ہیں (۳) ہندوؤں کا مسئلہ اوتار (۴) اوتاروں کی تقسیم (۵) ست یگ کے اوتار (۶) ایشور مچھلی کے روپ میں (۷) ایشور کچھوے کے روپ میں (۸) ایشور سور کے روپ میں (۹) ایشور نصف انسان اور نصف حیوان کے روپ میں (۱۰) ترتیا جگ کے اوتار (۱۱) ایشور بادنے کے روپ میں (۱۲) ایشور کلہاڑے والے کے روپ میں (۱۳) رام اوتار (۱۴) دوا پر جگ کے اوتار (۱۵) کرشن اوتار (۱۶) بدھ اوتار (۱۷) ضرورت اسلام پر سوامی دیانند کی شہادت (۱۸) مذہبی رواداری اور برکات اسلام پر ہندو لیڈروں کی شہادت وغیرہ گویا ہندوؤں کی کتب جو ہزارہا اوراق پر پھیلی ہوئی ہیں۔ اور آج تک ان کتب میں درج شدہ مضامین کی بھنک تک بھی مسلمانوں کے کانوں میں نہ پڑی تھی۔ یہ ان کل کتب کا نچوڑ ہے قیمت صرف ایک روپیہ آٹھ آنے۔ محصولڈاک علاوہ۔

سَت اُپدیش

یہ کتاب کس پایہ کی ہے اس کیلئے آپ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی رائے مبارکہ ملاحظہ فرمائیے۔ آپ لکھتے ہیں کہ " میں نے کتاب سَت اُپدیش پڑھی مجھے یہ کتاب بہت پسند آئی اس کے ختم کرتے کرتے انسان کو یقین ہوجاتا ہے کہ باوا نانک صاحب ضرور مسلمان تھے اور دل اس امر پر مطمئن ہوجاتا ہے کہ یہ ایک زیر بحث مسئلہ نہیں ہے بلکہ ثابت شدہ حقیقت ہے اللہ تعالیٰ آپ کی اس کوشش کو نیک ثمرات پیدا کرنیکا موجب بنائے۔ میں امید کرتا ہوں کہ ہماری جماعت اس کتاب سے خود بھی فائدہ اٹھائیگی اور اس کتاب کو خرید کر دوسروں میں بھی تقسیم کریگی۔ دس کتابیں آپ میری طرف سے سکھوں میں تقسیم کریں اور قیمت مجھ سے وصول کرلیں قیمت ایکروپیہ محصولڈاک علاوہ۔

بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب

یہ وہ جامع کتاب ہے کہ جس میں ہندوؤں کے کل عقائد وید سمرتی پران (۲) چھوت چھات (۳) تیرتھ (۴) جنیئو (۵) مورتی پوجا (۶) سوتک (۷) اوتار (۸) گئو پوجا (۹) مُردے کا جلانا (۱۰) ذبیحہ یا جھٹکا (۱۱) تناسخ (۱۲) سکھوں کے پانچ ککے شری گرنتھ صاحب اور حضرت باوا نانک کے اقوال سے ثابت کیا گیا ہے کہ حضرت موصوف نے ان کی بزور تردید کی ہے برخلاف اسکے مسلمانوں کے عقائد کے گورو صاحب دل وجان سے قائل تھے۔ مثلاً کلمہ طیبہ (۲) نماز روزہ (۳) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (۴) حج کعبہ (۵) قبلہ پر ایمان (۶) عقیدہ ملائکہ (۷) قرآن مجید پر ایمان (۸) صوفیائے کرام اور حضرت باوا صاحب (۹) حضرت باوا صاحب کے اقوال کا ماخذ قرآن مجید ہے پھر اخیر پر اس کتاب میں نہایت مدلل اور مبسوط مضمون تاریخی نقطہ خیال سے درج ہے جس میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ شاہان اسلام ہمیشہ گورو صاحبان کے حامی ومددگار رہے اور سکھ گوروؤں کے پانی کی جگہ اپنا پسینہ بہایا۔ اس کتاب پر ہندوستان کے ۲۰ چوٹی کے اخبارات نے بھی زبردست ریویو میں یہ ظاہر کیا ہے کہ سکھوں اور ہندوؤں میں تبلیغ کیلئے یہ ایک بے نظیر کتاب ہے، قیمت صرف ایکروپیہ بارہ آنہ۔ مگر نور کے خریداران سے صرف ایکروپیہ آٹھ آنہ۔ محصول الگ

سِکھّ اور مُسلمان

ایڈیٹر نور کا وہ لیکچر جو گذشتہ مرکزی سالانہ جلسہ پر دیا گیا اور پھر دوستوں کے اصرار پر کتابی صورت میں شائع کیا گیا، یہ لیکچر اسقدر مقبول ہوا کہ اس کا پہلا ایڈیشن جو دو ہزار چھپا تھا، ہاتھوں ہاتھ فروخت ہوگیا۔ صرف چند کاپیاں باقی ہیں، سکھوں اور مسلمانوں میں تبلیغ کیلئے بہترین حربہ ہے۔ قیمت فی کاپی آٹھ آنے۔

سِکھّ مُسلم اتحّاد

یہ میرا انجمن حمایت اسلام کے گذشتہ سالانہ جلسہ کا لیکچر ہے جسے حاضرین نے خاص اشتیاق سے سُنا اب یہ رسالہ کی صورت میں شائع کیا گیا ہے اس رسالہ میں از روے گرنتھ صاحب اور دیگر مسلمہ کتب سکھ دہرم یہ ثابت کیا گیا ہے کہ اگر سکھوں کا مضبوط قدموں پر اتحاد ہوسکتا ہے تو مسلمانوں سے ہی ؛

۲۰ ردسمبر کا اہلحدیث اس رسالہ کے متعلق لکھتا ہے کہ " قادیان میں ایک صاحب شیخ محمد یوسف سابق (سورن سنگھ) ہیں آپکو سکھوں کے لٹریچر سے کافی واقفیت ہے اس رسالہ (سکھ مسلم اتحاد) میں آپ نے بتایا ہے کہ سکھ دہرم اسلام کے بہت قریب ہے اسلئے سکھ مسلم اتحاد ہوسکتا ہے۔ قیمت کاغذ اعلیٰ ۸ ادنیٰ ۶

ملنے کا پتہ:۔ مینیجر اخبار نور۔ قادیان۔ ضلع گورداسپور (پنجاب)